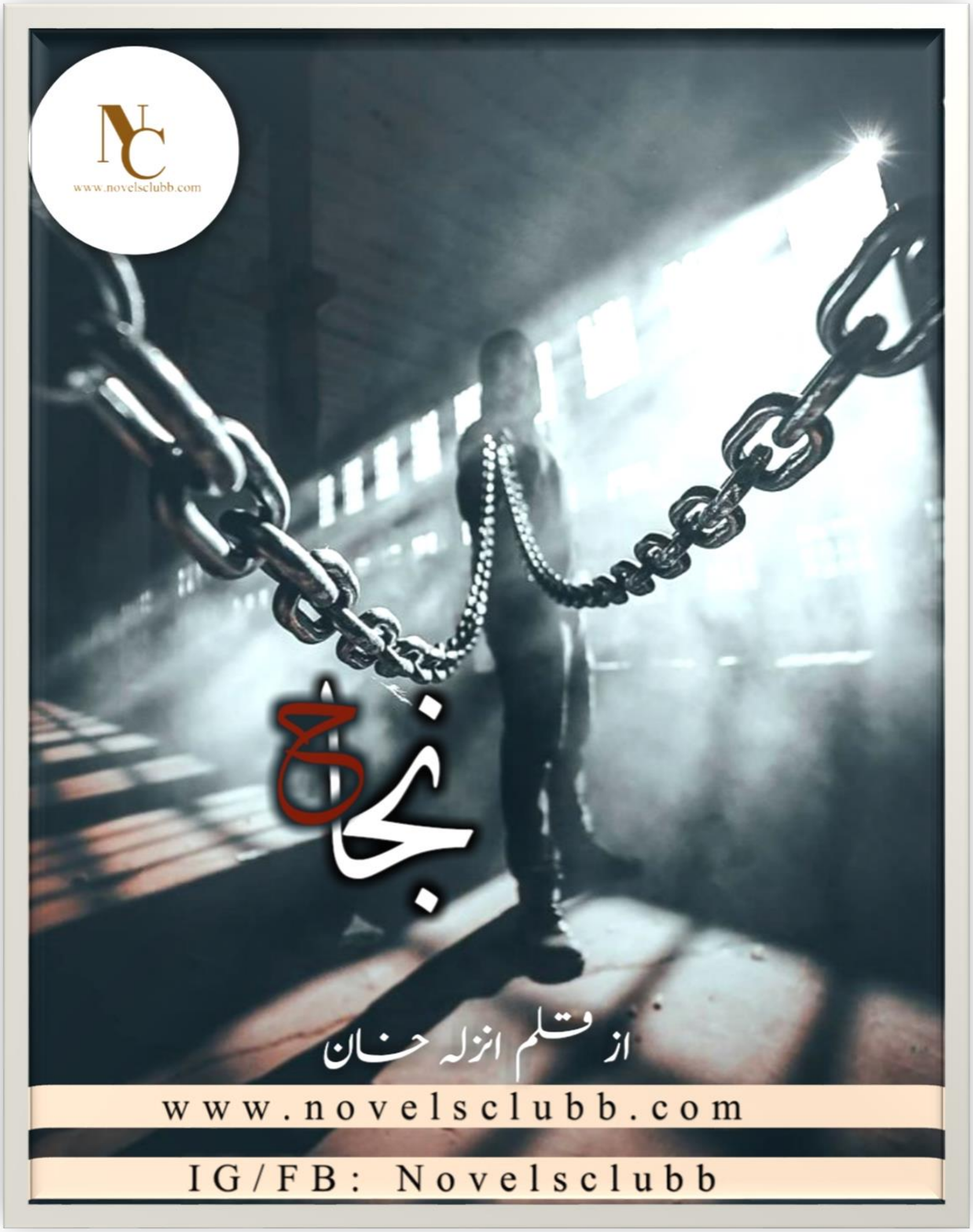
www.novelsclubb.com
نجاح
از قلم انزلہ حنان
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نجاح

از قلم

انزلہ خان

www.novelsclubb.com

Episode #05

باب پنجم

پہیلیوں میں چھپے ہیں خون کے راز!

ہر راز کا گمان ہے

www.novelsclubb.com

کہ پہیلیوں میں چھپی

خون کی داستان ہے!

نظر میں جو نا آ سکی

اس سے ہر کوئی ہے انجان

قاتل بڑا ہے ذہن و مکار

چل رہا ہے وہ اپنی شاطرانہ چال

نہ چھوڑے کوئی ثبوت

نہ چھوڑے کوئی سراغ

بڑی ہی صفائی سے وہ

دے رہا ہے اپنے کام کو انجام

ہاتھوں میں چھاپ رہا ہے وہ

پہیلی کا سرا ہے خاص!

---

www.novelsclubb.com

صبح کا اجالا ہر سو پھیل چکا تھا۔ لیکن سورج آج بادل کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا۔

بادلوں کی کالی گھٹا آسمان پر چھائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے صبح بھی شام سی معلوم ہوتی تھی۔

صبح سے بادلوں کی وجہ سے آب و ہوا میں ٹھنڈ کی شدت کچھ بڑھ چکی تھی

وہ اس وقت جہاں موجود تھی وہ اسپتال کا تیسرا فلور تھا۔

جہاں زیادہ تر ایمرجنسی رومز تھے جہاں عام لوگوں کا آنا جانا بہت کم تھا۔

وہ بھی ایک مریض کے سلسلے میں اوپر آئی تھی اور اب واپسی نیچے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

بھورے رنگ کے کھلے پجامے کے اوپر بھورے ہی رنگ کی گھٹنوں تک آتی کمیز پہنے ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمیز کی آستینوں میں ڈھیر ساری چنے موجود تھی جبکہ کالر والے گلے میں اس کی لمبی گردن اور خوبصورت لگ رہی تھی۔

ڈھیلے سے جوڑے میں قید شہد رنگ بالوں میں سے چند ایک آوارہ لٹیں اس کے چہرے کے گرد جھول رہی تھیں۔

جبکہ چہرے پر سنجیدہ تاثر لیے وہ پر اعتمادی سے اب ایک سنسان راہداری میں چلی آئی تھی۔

وہاں لوگ نا دکھنے کے بھی برابر تھے۔

وہ پر اعتمادی سے چلی گئی۔

یک دم ہی ایک کمرے سے عجیب سی آواز ابھری۔اس کے قدم تھم گئے۔اس نے مڑ کر دیکھا اور پھر دھیرے سے اس آواز کا تعاقب کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی پل میں وہ اس کمرے کے باہر کھڑی تھی۔سامنے دروازے پر بڑا بڑا اسٹور روم لکھا تھا۔

اسے تھوڑی حیرانی ہوئی۔پھر یہ سوچ کر کہ کیا پتا اندر اسٹاف کا کوئی میمبر ہو۔

بس یہی سوچ کر وہ واپس پلٹنے لگی ہی تھی کہ ایک بار پھر کھٹ پھٹ جیسی آواز اندر سے ابھری۔

اب کی بار اس کی بھنویں آپس میں ملی۔

وہ بنا سوچے سمجھے دروازہ پار کر گئی۔

اسٹور روم کے اندر نیم روشنی پھیلی تھی۔

وہ سنبھل کر دھیرے دھیرے اپنے قدم اٹھانے لگی،البتہ شہد رنگ آنکھیں چاروں اطراف گھوم رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس کمرے میں بہت دھول تھی ناجانے کون کون ساسامان یہاں موجود تھااور نا جانے کب سے موجود تھا۔

چلتے چلتے اچانک اس کے ہاتھ سے کچھ نوکیلی چیز زور سے ٹکرائی۔ بروقت اس کی سسکی نکلی۔

اس نے غور سے دیکھاتو وہاں ایک نوکیلی کیل نکلی تھی۔

اس نے ایک نظر اپنی ہتھیلی کو دیکھا جس پر لکیر کی صورت میں خون نکلنا شروع ہو چکا تھا۔

وہ سر جھٹکتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر کچھ ہی دیر بعد کچھ نا ملنے پر وہ کمرے سے نکل آئی۔

زخم میں مدھم مدھم ٹیسیں اٹھ رہی تھی لیکن وہ نظرانداز کیے دائیں جانب مڑ گئی۔

اسی وقت اسے ایسا لگا کہ کوئی دروازہ کھل کر بند ہوا ہے۔

اس نے رک کر اسٹور روم والی راہداری میں دیکھا لیکن وہاں کوئی نا تھا۔وہ سر جھٹکتی آگے بڑھ گئی۔

اب وہ سنسان راہداری میں تیز تیز اپنے قدم بڑھا رہی تھی۔

یک دم ہی اس کی قدموں کی تیزی میں آہستگی در آئی۔

مئیصہ کے کان کھڑے ہوئے۔اس کی سنے کی قوت اسے آگاہ کر رہی تھی کہ کوئی تھا جو اس کے پیچھے پیچھے قدم بڑھا رہا تھا۔

مئیصہ کے قدموں کے ساتھ ساتھ کسی اور کے بھی قدموں کی آہٹ اس میں شامل تھی۔

مئیصہ نے محسوس کیا اس کے قدموں کی آہستگی پر پیچھے موجود شخص کے قدموں میں بھی آہستگی در آئی تھی۔

مئیصہ نے اپنے سست قدموں کو تیز کیا۔اور بنا کچھ سوچے سمجھے بس چلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے موجود شخص کے قدموں میں بھی تیزی در آئی تھی۔

کچھ دیر تو مئیصہ یونہی چلتی رہی لیکن پھر۔۔

پھر اس نے اپنے قدم سست کر دیے اور آخر میں قدموں کا لگام لگا کر روک لیا۔

اس وقت اسے کسی انجانے خوف نے گھیر لیا تھا۔

دماغ کہہ رہا تھا جا بھاگ جا اور اپنی جان بچا لے! اور دل اس سے بالکل برعکس کہہ رہا تھا کہ بس ایک بار رک جا اور پیچھے مڑ کر دیکھ لے۔

اور دل اور دماغ کی جنگ میں جیت دل کی ہوئی تھی۔

اس نے پہلے اپنی آنکھوں کو دائیں بائیں گھومایا۔

پھر بالکل دھیرے سے پلٹی۔

لیکن اگلے ہی پل اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

سامنے پوری کی پوری راہداری خالی تھی۔ کسی ذی روح کا نام و نشان تک نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

دل میں جو ایک لمحے کے لیے خوف پلنے لگا تھا وہ بھک سے اڑ گیا تھا۔ لیکن وہ کچھ الجھ سی گئی تھی۔

ابھی وہ اسی کشمکش کا شکار کی تھی کہ آخر کون تھا اس کے پیچھے اسی پل کسی نے دھیرے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

اس کی شہد رنگ آنکھیں ایک لمحے کے لیے پھیل کر سکڑیں تھیں۔

وہ دھیرے سے پلٹی لیکن پھر سامنے والے کو دیکھ اس کے حواس بحال ہوئے۔

شایان نے مئیصہ کے کندھے پر سے ہاتھ ہٹایا اور اسے غور سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ٹھیک ہے مئیصہ جی۔ مجھے آپ بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی۔ از ایوری تھنگ اوکے؟" شایان نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔ مئیصہ اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی۔ پھر گہرا سانس لے کر بولی۔

"جی میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کو یونہی لگ رہا ہے۔"مئیصہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن پھر بھی شایان مطمئن ناہوا۔

اور پھر اچانک اس کی نظر مئیصہ کے زخم پر پڑی۔

اس نے ایک جھٹکے میں اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کے چوٹ کیسے لگی؟"وہ اب خاصہ پریشان دیکھائی دیتا تھا۔

اسی وقت دور راہداری میں لفٹ کا دروازہ اپنے مخصوص آواز کے ساتھ کھلا تھا۔

عرشان نے اپنے قدم لفٹ سے باہر نکالے تو لفٹ کا دروازہ پھر سے بند ہو گیا۔

عرشمان نے سرسری سی نگاہ پہلے بائیں جانب ڈالی اور پھر دائیں جانب نظریں ڈال کر اس نے اپنی نظریں پھیر لیں لیکن پھر اگلے ہی پل اس کی کتھئی آنکھیں ٹھہر گئی۔

اس نے دھیرے سے اپنی نظریں پھر سے دائیں جانب مبذول کر دی۔اور پھر خود بھی پورا کا پورا دائیں جانب گھوم گیا۔کتھئی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

بھنویں آپس میں مل کر نیچی ہوئی۔

سامنے کا منظر اسے چاہ کر بھی اچھا نا لگ تھا۔

وہ مئیصہ کا چہرا با آسانی دیکھ سکتا تھا نا جانے وہ کون تھا جو اس سے پیٹ کر کے کھڑا تھا ۔اس نے مئیصہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے رکھا تھا۔

عرشمان نے دیکھا کہ مئیصہ نے نا محسوس انداز میں اس شخص سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا تھا۔

عرشمان کی آنکھوں میں سرخی گھلنے لگی۔وہ چاہ کر بھی قدم آگے نہ بڑھا پا رہا تھا۔

شایان کے ساتھ کھڑی مئیصہ نے نامحسوس انداز میں شایان کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ الگ کروایا۔ پھر شایان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ کچھ سخت کہنے ہی لگی تھی کہ اس کی نظریں شایان سے ہوتی ہوئی دور راہداری میں کھڑے عرشمان پر پڑی۔

جو اسے ہی ساکت و جامد کھڑا دیکھ رہا تھا۔

سیاہ شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینس پہنے ساتھ سفید جیکٹ اس کے مغرور سراپے پر کافی جچ رہی تھا۔

مسلسل مئیصہ کو پیچھے تکتا پا کر شایان نے پلٹ کر مئیصہ کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

دونوں کی توجہ اپنی جانب پا کر عرشمان نے بامشکل اپنے قدموں کو بڑھایا اور انہیں گھسیٹ کر ان دونوں کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"سوری مجھے لگتا ہے میں غلط وقت پر آ گیا ہوں۔" وہ سرد مہری سے بولا تو مئیصہ اسے دیکھتی رہ گئی البتہ شایان اس کی بات پر مسکرایا۔

"ارے بالکل نہیں وہ تو مئیصہ کے ہاتھ میں چوٹ لگ گئی تھی میں بس وہی دیکھ رہا تھا۔" چوٹ کے نام پر عرشمان نے فوراً مئیصہ کے ہاتھ کو دیکھا جس کی ہتھیلی پر لکیر کی صورت میں خون رس رہا تھا۔ اسے بے اختیار ہی تکلیف ہوئی۔

"ویسے آپ کی تعریف؟" شایان نے کچھ رازدارانہ انداز میں استفسار کیا۔

"میں عرشمان میر مئیصہ کا۔۔" کہتے کہتے اس نے رک کر مئیصہ کو دیکھا۔ مئیصہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنی نظریں شایان پر جما دی۔

"یہ میرے دوست ہیں عرشمان۔"مئیصہ سنجیدگی سے بولی۔لیکن ناجانے کیوں عرشمان کے اندر تک سکون اترا تھا۔شایان نے سر ہلایا۔

"اوکے آپ دونوں باتیں کریں اور ہاں مئیصہ اپنے زخم پر بینڈج لازمی کر لیجئے گا۔" آخر میں شایان نے اس کے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا۔مئیصہ نے سر ہلا کر جواب ہاں میں دیا۔اور پھر شایان وہاں سے چلا گیا۔

عرشمان نے اپنی نظریں مئیصہ کے زخمی ہاتھ پر ٹکا دی۔

"تم یہاں کیسے ؟"مئیصہ نے اپنے چہرے کے گرد جھولتی لٹوں کو کان کے پیچھے کیا۔ البتہ عرشمان کی بے چین نظریں مئیصہ کے ہاتھ پر ٹکی رہیں۔

"آپ کے ہاتھ میں یہ چوٹ کیسے لگ گئی۔"مئیصہ نے اس کے سوال پر ہاتھ کو اوپر کیا۔ پھر ہلکا سا مسکرائی۔

"یہ۔۔یہ تو بس ایسے ہی لگ گئی ہے۔"زخم کا جائزہ لیتے ہوئے اس نے سرسری سے انداز میں کہا۔ عرشمان نے ہاتھ بڑھا کر جیب سے ایک رومال نکالا اور اسے مئیصہ کے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس چوٹ پر یہ باندلیں پھر بینڈج کر لیجئے گا۔"اس نے سوچا اچانک رومال اس نے سامنے کیا تو مئیصہ چونک گئی پھر اس نے ایک نظر عرشمان کو دیکھا اور پھر رومال جس پر نیلے سفید اور سیاہ رنگ کا پرنٹ تھا۔

وہ جھجکی۔ لیکن پھر دھیرے سے اس کے ہاتھ سے رومال لے لیا۔ پھر بنا کچھ سوچے سمجھے اسے اپنے ہاتھ میں باندھنے لگی۔

ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں رومال باندھے میں اسے تھوڑی مشکل پیش آرہی تھی۔

عرشمان اس کی مشکل کو محسوس کر چکا تھا اس لیے گہری سانس اپنے اندر اتار کر بولا۔

"لائیں میں کر دیتا ہوں۔" عرشمان کی پیش کش پر مئیصہ حیران ہوئی پھر بنا کچھ کہے اپنے ہاتھ کو پیچھے کر لیا۔

عرشمان نے بنا کچھ کہے دونوں ہاتھوں سے رومال پکڑ لیا۔ اور پھر دھیرے سے اس کے ہاتھ پر باندھنے لگا وہ وقفے وقفے سے مئیصہ پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔

"اب بتاؤ کیسے آنا ہوا تمھارا یہاں پھر؟"مئیصہ نے اپنا ہاتھ دھیرے سے عرشمان کے ہاتھوں سے الگ کیا۔عرشمان کے تاثرات یک دم بدلے۔

"وہ دراصل میرے گھر پر کچھ دن بعد ایک پارٹی ہے بس اسی سلسلے میں یہاں اپنے دوستوں کو انوائیٹ کرنے آیا تھا۔ماہیر کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا میں یہاں آگیا لیکن ۔۔۔۔"وہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔لب آپس میں بھینچ گئے۔مئیصہ نے اسے ایک لمحے کے لیے غور سے دیکھا۔

"او یہ تو اچھی بات ہے آپ کو ماہیر نیچے مل جائے گی اب میں چلتی ہوں۔"مئیصہ نے سنجیدگی سے کہا اور آگے بڑھ گئی۔

عرشمان پلٹا۔

"میں آپ کو بھی انوائیٹ کرنے آیا تھا مئیصہ۔" عرشمان کی بات پر مئیصہ ٹھہر گئی۔ پھر دھیرے سے پلٹی۔ بھنویں آپس میں ایک لمحے کے لیے ملیں۔ عرشمان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

مئیصہ ایک قدم آگے آئی۔

"عرشمان میر شاید آپ بھول رہے ہیں کہ ہمارے بیچ دوستی جیسا کچھ نہیں ہے!" وہ دبی دبی آواز میں بولی۔ عرشمان ہولے سے ہنسا پھر ایک قدم آگے آیا اور اپنا چہرا تھوڑا جھکا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا لیکن ابھی کچھ دیر پہلے تو کوئی مجھے دوست کہہ کر متعارف کروا رہا تھا۔" شریر سا انداز تھا اس کا۔ مئیصہ گڑبڑائی۔

"وہ بس میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا۔" مئیصہ نے نظریں چرائیں۔ عرشمان سیدھا ہوا۔ البتہ لبوں پر اب بھی مسکراہٹ موجود تھی۔

"واہ خوب کہی آپ نے مطلب آپ یونہی کسی کو بھی کبھی بھی اپنا دوست بنا لیتی ہیں حیرت کی بات ہے۔" عرشمان کی بات پر مئیصہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے، تم بات کو دوسرے رخ پر کیوں لے جا رہے ہو۔" اس کا لہجہ تھوڑا تیز ہوا۔ عرشمان بس اسے دیکھتا رہا۔

"میں تو بس اسی رخ پر بات کر رہا ہوں جو آپ نے مجھے دکھایا ہے۔" سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ ہنوز اپنی بات پر ڈٹا رہا۔ "اور اسی وجہ سے میں آپ کو انوائیٹ کر رہا ہوں۔" مئیصہ خاموش رہی۔ پھر گردن اکڑا کر بولی۔

"سوری میں نہیں آسکوں گی !" بس اتنا کہہ کر وہ پلٹ گئی۔

پھر راہداری میں قدم بڑھانے لگی۔ عرشمان بھی خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس کے مطابق وہ لفٹ کی طرف گامزن تھی لیکن حیرت اسے تب ہوئی جب وہ لفٹ کے تھوڑے فاصلے پر بنی سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔

"کیا آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گی۔" وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھا۔مئیصہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"نہیں آپ جائیں میں یہاں سے ہی ٹھیک ہوں۔" وہ کہہ کر پھر سے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔ عرشان فوراً ایک قدم آگے ہوا۔

"میں تو مذاق کر رہا تھا میرا خیال ہے آپ برا مان گئی ہیں۔" اسے ایسا گمان ہوا جیسے وہ ابھی کچھ دیر پہلے والی بات پر ناراض ہو گئی تھی۔

مئیصہ مبہم سا مسکرائی۔اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ کس وجہ سے لفٹ سے نہیں جا رہی تھی۔

"جو آپ سمجھنا چاہیں!"اس نے یہ کہہ کر بات ہی ختم کر دی۔

عرشمان کو اس کی بات بری لگی۔وہ اپنے آپ کو کچھ سخت کہنے سے روکنے لگا لیکن بلا آخر وہ بول گیا۔

"حیرت ہے ایک انجان شخص کے ساتھ آپ سنسان راہداری میں کھڑی ہو سکتی ہیں مگر میرے ساتھ ایک لفٹ میں جانا آپ کے نزدیک قابلِ قبول نہیں۔"اس کا لہجہ نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا۔" چلیں کوئی نہیں سمجھ سکتا ہوں میں۔"کہہ کر وہ بنا اس پر نگاہ ڈالے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

پھر تیش سے لفٹ کے بٹن پر ہاتھ مارا۔

www.novelsclubb.com

مئیصہ ابھی سیڑھیاں اترنے ہی لگی تھی کہ اس کی بات نے مئیصہ کو ایک لمحے کے لیے ساکت کر دیا۔ وہ دھیرے سے پلٹی۔

عرشمان لفٹ کے دروازے کے آگے کھڑا دروازہ کھل جانے کا انتظار کر رہا تھا۔

اور اسی پل لفٹ کا دروازہ ایک مخصوص آواز سے کھلا۔ عرشمان نے ایک شکایتی نگاہ اس پر ڈالی اور لفٹ کے اندر داخل ہو گیا۔

پہلی سیڑھی پر کھڑی مئیصہ نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچا اور پھر اگلے ہی پل اپنا فیصلہ کر گئی۔

لفٹ میں کھڑے عرشمان نے لفٹ کا بٹن دبایا تو لفٹ کے دروازے کچھ ہی پل بعد آپس میں سمٹنے لگے کہ تبھی دروازے کے درمیان کسی کا پیر لفٹ میں داخل ہوا۔

خود میں سمٹتے دروازے کسی کی موجودگی محسوس کر کے ایک بار پھر سے کھلنے لگے۔

www.novelsclubb.com

عرشمان کی نظریں سفید جو گرز سے ہوتی ہوئیں دھیرے دھیرے اوپر کو اٹھی اور پھر سامنے کھڑے وجود کے چہرے پر ٹک گئی۔

دروازے کے بیچ و بیچ وہ کھڑی تھی۔

ہاں وہی جس کی چوٹ پر عرشمان کو تکلیف ہوئی تھی۔

وہی جس کی شہد رنگ آنکھیں بے تحاشہ خوبصورت تھیں۔

ہاں سامنے شہد رنگ آنکھوں والی مئیصہ سکندر کھڑی تھی۔

عرشمان میر کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

www.novelsclubb.com

چہرے سے خوشی پھوٹنے لگی۔

مئیصہ چہرے پر سنجیدگی سجائے اندر داخل ہوئی اور عرشمان کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی۔

--

لفٹ میں سکوت طاری تھا۔لفٹ کے چاروں اطراف شیشے لگے تھے۔ جس میں دو نفوس کا عکس نمایاہوتا تھا۔ایک خوش تھاتودوسرا اندرہی اندر گھبراہٹ کا شکار تھا۔

وہ جذبات میں اتنا بڑا فیصلہ کر تو گئی تھی لیکن اب جب وقت بیت چکا تھا دل بہت ڈر رہا تھا۔

رہ رہ کر اس کادماغ ماضی کی کسی یاد میں بھٹک رہا تھا۔طرح طرح کے وسوسے اس وقت اسے گھیرے ہوئے تھے۔

لفٹ چل پڑی تھی۔

تیسرے گراؤنڈ فلور کا سفر تھا تو منٹوں کا ہی لیکن نا جانے کیوں اسے یہ منٹوں کا سفر سالوں سا لگا تھا۔ وقت طویل ہوتا جا رہا تھا اس نے ضبط سے اپنے دونوں ہاتھوں کو سختی سے بند کیا۔

عرشمان نے پلٹ کر اسے دیکھا تو اس نے بروقت اپنے تاثرات کو نارمل کیا۔

"یہ کب تک رکے گی لفٹ۔" اس نے بد حواسی میں پوچھا۔ ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھی۔ اب اسکے لیے اس چھوٹے سے ڈبے میں کھڑا ہونا مشکل تر ہوتا جا رہا تھا۔

سانسیں جیسی رکتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی اسے۔

عرشمان پلٹا۔ وہ اسے چہرے سے کافی پریشان لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تبھی لفٹ نے ایک جھٹکا کھایا۔اور دونوں کا توازن بگڑا۔

لفٹ میں جلتی محض ایک لائٹ بھی جل بجھ کا کھیل کرنے لگی تھی۔

"یہ۔۔یہ کیا ہو رہا ہے۔"گھبراہٹ میں لفظ بھی ادا ہونے سے انکاری تھے۔اس نے سختی سے لفٹ کے شیشوں پر ہاتھ جمائے ہوئے تھے اور یہی حال عرشمان کا تھا۔

"پتا نہیں کیا ہو رہا ہے شاید لفٹ میں کچھ مسئلہ پیش آرہا ہے میں۔۔"ابھی اس کی بات جاری ہی تھی کہ لفٹ نے اچانک ایک اور جھٹکا کھایا اور اس بار وہ جل بجھ کرنے والی روشنی نے بھی دم توڑا تھا۔

گھپ اندھیرا اس وقت لفٹ میں پھیل چکا تھا۔

مئیصہ کو اچانک ہی چکر سے آنا شروع ہوئے تھے۔

آس پاس رونے کی آوازیں ابھری۔

وقت بدل رہا تھا اور ماحول بھی بدل رہا تھا وہ اسی وقت کہی اور پہنچ رہی تھی۔ کہی بہت دور۔

جب وہ چھوٹی ہوا کرتی تھی۔

وہ ٹھیک بالکل ایسے ہی لفٹ میں پھنسی تھی رو رہی تھی چلا رہی تھی۔

ڈر رہی تھی۔ہاں اسے اندھیرے سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

اور یہی حال مئیصہ کا اب بھی تھا۔

اسے اندھیرے سے خوف آرہا تھا۔اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔

وہ بس یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔

سر جیسے زور زور سے گھومنے لگا تھا۔

آس پاس اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اسے اپنی سانسیں مدھم پڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"مئیصہ۔" عرشمان کو کچھ گڑبڑ لگی۔اس نے اسے پکارا لیکن دوسری جانب سے کوئی جواب نا آیا۔اس نے جلدی سے جیب سے فون نکال کر اس کی ٹارچ لائٹ اون کی۔

لائٹ سیدھا مئیصہ کے چہرے پر کھلی۔

مئیصہ لفٹ کے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔

عرشمان ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گیا۔

ہاتھ میں پکڑے انویٹیشنز زمین بوس ہوئے۔

اور پھر تیزی سے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

"مئیصہ ! ! مئیصہ کیا ہو رہا ہے آپ ٹھیک تو ہیں۔" وہ مسلسل اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔

لیکن مئیصہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

اسے کسی بچی کے رونے کی آوازیں مستقل طور پر آ رہی تھیں وہ اندھیرا۔ وہ خوف وہ چیخیں۔

اس نے بے اختیاری طور پر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا۔

پھر وہ مسلسل اپنے سر کو نفی میں ہلانے لگی تھی۔

اور دوسری طرف عرشمان مسلسل ماہیر کا نمبر ملا رہا تھا۔

ماہیر کے فون اٹھاتے ہی اس نے ساری سچویشن سے اسے آگاہ کیا اور فون رکھ کر مئیصہ کی طرف متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"مئیصہ آپ ٹھیک تو ہے آپ پریشان نا ہو ہم ابھی اس لفٹ سے باہر نکل جائیں گے۔ کیا آپ مجھے سن رہی ہیں؟"

وہ پریشانی کے عالم میں بول رہا تھا۔اس کی کتھئی آنکھوں میں خوف و پریشانی کے تاثر نمایا تھے۔

مئیصہ نے بدحواسی میں سر اٹھا کر سامنے بیٹھے عرشان کو دیکھا۔ لیکن وہ اسے گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

وہ اب ہوش کھو رہی تھی اسے کچھ ٹھیک سے دکھائی نا دیتا تھا۔

عرشان اس سے مسلسل کچھ کہہ رہا تھا۔وہ آوازیں اس پر حاوی ہو رہی تھیں۔

وہ خوف اسے کمزور کر رہا تھا۔

اور پھر وہ لفٹ کی ایک طرف پورے جسم کے ساتھ گر پڑی۔

وہ اپنا مکمل حواس کھو چکی تھی۔

وہ خوف اور وہ آوازیں اس کے آگے جیت گئی تھیں۔

مئیصہ کو گرتا دیکھ عرشمان کی صحیح معنوں میں ہوش اڑ چکے تھے۔

یک دم ہی ایک خوف نے اس کے دل میں جنم لیا تھا۔

اور تم جانتے ہو وہ خوف کس چیز کا تھا؟

مئیصہ کے چھن جانے کا خوف۔

--

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت مئیصہ کے گھر میں موجود ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر براجمان تھا۔

سامنے ہی آمنہ بیگم پریشان سی بیٹھیں تھیں۔

انہیں ذرہ یہی چھوڑ کر ہم مئیصہ کے کمرے میں چلتے ہے۔

جہاں مئیصہ اس وقت پر سکون سی بیڈ پر لیٹی نیند کی گولیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی

۔

لاؤنج میں کچھ آوازیں سی ابھری۔

"آنٹی آپ پریشان نا ہو ڈاکٹر کہہ کر گئے ہیں نا کہ اب وہ ٹھیک ہیں۔" عرشمان نے آمنہ بیگم کو تسلی دی تو آمنہ بیگم سر ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

عرشمان اس وقت خود بھی بہت پریشان تھا۔

اسے رہ رہ کر خود پر شدید غصہ آ رہا تھا۔ کہ کیوں، کیوں اس نے وہ سب مئیصہ کو کہا جس کی وجہ سے وہ مجبور ہو کر لفٹ میں چلی آئی۔

اس سب میں اسے سارا قصور صرف اور صرف اپنا ہی محسوس ہو رہا تھا۔

اسے اب تک یاد تھا لفٹ میں اس کی کیسے جان نکلی ہوئی تھی۔ کتنی مشکل سے لفٹ کھلی تھی اور وہ ماہیر کی مدد سے مئیصہ کو گھر لے کر آیا تھا۔

"بیٹا تم لوگوں نے اسے اسپتال میں ہی کیوں نہیں دکھادیا۔ مجھے رہ رہ کر ٹینشن ہو رہی ہے۔" آمنہ بیگم کی آواز اسے خیالوں کی دنیا سے باہر کھینچ لائی۔ اس نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"جی انٹی یہی میں نے ماہیر کو کہا تھا لیکن اس نے کہا لفٹ والے حادثے کے بارے میں اسپتال میں کسی کو نہیں پتا ایسے خوامخواہ سب کو پتا لگ جائے گا۔ اس لیے ہمیں مجبوراً انہیں یہاں لانا پڑا۔ ڈاکٹر دیکھ گیا ہے آپ پریشان نہ ہو۔" عرشمان کی بات پر آمنہ بیگم نے افسردگی سے گہری سانس لی۔

ماہیر کسی اہم کام کی وجہ سے تھوڑی ہی دیر پہلے یہاں سے چلی گئی تھی۔

"اس حادثے نے اس کی پوری زندگی متاثر کرلی ہے۔ تم جانتے ہو وہ یہاں بھی دس منزلہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آتی ہے۔" عرشمان حیران ہوا۔ وہ شدت سے اس ایک حادثے کے بارے میں جاننا چاہتا تھا جس کی وجہ سے مئیصہ کی پوری زندگی متاثر ہوئی تھی۔

اس نے سرسری سے انداز میں اپنی نظریں پورے لاؤنج میں گھمائی۔ اس کی نظریں کونے کی ٹیبل پر رکھی تصویر پر ٹھہر گئی۔

اس تصویر میں ایک جوان لڑکا مسکرا رہا تھا۔ اسے یک دم اسے جاننے کا تجسس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔کون ہے انٹی؟"عرشمان نے تصویر کی طرف اشارہ کیا تو آمنہ بیگم کی آنکھوں میں اگلے ہی پل دکھ و تکلیف سمٹ آئی۔

"یہ مئیصہ کا چھوٹا بھائی تھا اور میرے جگر کا ٹکڑا۔"ان کے چہرے پر تکلیف جھلکنے لگی تھی۔ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ان کے زخم پھر سے تازہ ہو گئے ہیں۔

عرشمان تھا پر اٹک گیا۔

"تھا مطلب۔۔۔"اس نے جھجھکتے ہوئے اپنی بات بیچ میں چھوڑ دی۔

"مئیصہ کے بابا اور میرے بیٹے کی ایک کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی تھی۔"یہ کہتے ہوئے ان کے چہرے پر ایک سایا سا لہرایا تھا۔تاثرات پل بھر میں بدلے تھے

۔

عرشمان ان کے تاثرات کے اتار چڑھاؤ کو بخوبی دیکھ چکا تھا لیکن پھر نظر انداز کر گیا۔

"اچھا انٹی کچن کہا ہے؟ پلیز مجھے بتا دیں۔" عرشمان مصنوعی دھول اپنے ٹانگوں پر سے جھاڑ کر کھڑا ہوا۔ آمنہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

عرشمان ان کے حیران ہونے پر مسکرایا۔

"انٹی ٹینشن نا لیں آپ کا کچن بکھیر کر نہیں جاؤں گا۔" وہ مسکرایا تو آمنہ بیگم کھڑی ہوئیں پھر دونوں کچن کی جانب بڑھ گئے۔

کچن میں پہنچتے ہی اس نے چھوٹی سی ڈائننگ ٹیبل سے کرسی کھینچی اور آمنہ بیگم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

آمنہ بیگم حیرت اور ناسمجھی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔

اب عرشمان کے ہاتھ مہارت سے جلدی جلدی چل رہے تھے۔

پہلے یخنی والا سوپ رکھنے لگا اور ساتھ ساتھ آمنہ بیگم سے کون سی چیز کہا رکھی ہے پوچھتا گیا۔

یخنی رکھنے کے بعد اس کا اگلا ارادہ پیاز کاٹنے کا تھا۔

اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ کٹنگ بورڈ پر بڑی مہارت سے پیار کاٹ رہا تھا۔

آمنہ بیگم حیرت سے اسے دیکھے گئی۔جب اور صبر ناہوا تو وہ پوچھ بیٹھیں۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں کوکنگ آتی ہے بیٹا۔" عرشمان ان کی بات پر دھیرے سا مسکرایا۔

"بالکل کوکنگ بھی آتی ہے اور ساتھ بیکنگ بھی۔دراصل کیا ہے نامیں چار سال کے لیے پڑھائی کرنے باہر گیا تھا اور آپ کو تو معلوم ہے باہر ملک کے لوگ اپنا کام خود سے کرتے ہیں تو بس اسی وجہ سے کھانے لائق بنالیتا ہوں۔" وہ بات کے اختتام پر خود ہی مسکرا دیا۔آمنہ بیگم بھی کھلکھلا کر ہنس دی۔

"آپ جانتی ہے میری ماں کو میری ہاتھ کی بریانی بہت پسند ہے بس میں نے ٹھان لی ہے آج آپ کو اپنا گرویدہ بنا کر ہی جاؤں گا۔" وہ اس انداز میں بولا کہ آمنہ بیگم ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔

کمرے میں سوئی مئیصہ نے کسمسا کر کروٹ بدلی تھی۔باہر سے ہنسی کی آوازیں اس کی نیند میں خلل پیدا کر گئی تھی۔

کچھ دیر تک تو وہ ایسے ہی لیٹی رہی لیکن پھر اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

آنکھیں جیسے ہی کھولی تو اسے بہت زور کے چکر آئے۔وہ ایک بار پھر آنکھیں بند کر گئی۔

پھر ہمت کرتے ہوئے بیڈ سے اٹھی۔چپلوں کو پیر میں اڑسہ اور آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

آوازوں کا تعاقب کرتے ہوئے وہ کچن تک پہنچی۔

جہاں عرشمان اس سے پیٹ کر کے کھڑا تھا۔ایک طرف سلپ پر طرح طرح کا سامان بکھرا تھا تو دوسری طرف اس کی ماں اس کی کسی بات پر ہنس رہی تھیں۔

"آپ جانتی ہیں جب جب میری ماں کی سالگرہ ہوتی ہے میں خود ان کے لیے کیک بناتا ہوں مجھے خوشی ملتی ہے۔سچ کہوں تو کیک ایک ایسی شہ ہے جو صرف میں ان

لوگوں کے لیے بناتا ہوں جو میرے لیے اہمیت رکھتے ہو جو میرے لیے سب سے زیادہ اہم ہوں۔" اس نے آمنہ بیگم کو دیکھتے ہوئے توقف لیا۔

"ابھی آپ کی بیٹی کے لیے بھی بنا رہا ہوں لیکن کہہ دیجیئے گا کوئی خوش فہمی پالنے کی ضرورت نہیں ہے بس ان کی طبیعت دیکھ کر بنا رہا ہوں۔ کچھ ہلکا پھلکا ان کے پیٹ میں جائے گا تو وہ جلد ٹھیک ہوں گی۔" اس نے نخریلے سے انداز میں بولا تو آمنہ بیگم ایک بار پھر کھلکھلا دی۔

ہنستے ہوئے انہوں نے غیر ارادہ طور پر وہاں دیکھا جہاں مئیصہ کھڑی تھی۔

مئیصہ کو دیکھ کر وہ یک دم کھڑی ہو گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے مئیصہ بیٹا تم ٹھیک ہو اور کمرے سے باہر کیوں آگئ۔" آمنہ بیگم اس کی طرف لپکی۔ عرشمان نے ٹھہر کر اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"یہ تمھارا دوست بہت اچھا ہے بیٹا۔ میں نے بہت منع کیا لیکن پھر بھی کچن میں کھڑا ہو گیا۔" آمنہ بیگم نے عرشمان کی طرف اشارہ کیا۔

"دوست ؟" مئیصہ نے نا سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھا اور پھر عرشمان کو۔ عرشمان اپنا رخ موڑ کیا۔ اور بروقت دانتوں تلے زبان دی۔

"ہاں دوست اور اب تم چلو اندر۔" وہ اسے زبردستی اندر لے گئ۔ اور پیچھے عرشمان ایک بار پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

--

کافی وقت بیت گیا۔آمنہ بیگم مئیصہ کے کمرے میں بیٹھی آرام کرنے کا کہہ رہی تھی تبھی عرشمان ایک بڑی ٹرے لے کر کمرے میں داخل ہوا۔

آمنہ بیگم مسکرائی اور کھڑی ہوگئ۔

"انٹی بریانی بنا کر آپ کے لیے کچن میں نکال کر رکھ آیا ہوں جائیں کھالیں اب جلدی سے اور بتائیں کے میرے ہاتھوں کا جادو آپ پر چلا کے نہیں۔" وہ شوخ انداز میں گویا ہوا۔مئیصہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

اتنا تیز تھا ناوہ۔بے اختیار ہی اس کے دل میں خیال ابھرا تھا۔

"اچھا اب تم لوگ باتیں کرو جب تک ذرہ میں ان صاحب کے ہاتھ کا ذائقہ تو چکھ آؤں۔"مئیصہ نے اپنی ماں کو غور سے دیکھا۔آج وہ عام دنوں کی نسبت کافی خوش دکھائی دے رہی تھی۔

اس نے ایک گہری سانس خارج کی۔اس کے علاوہ وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

آمنہ بیگم باہر چلی گئی تو عرشمان بیڈ کے سرہانے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا اور ٹرے مئیصہ کے سامنے رکھ دی۔

وہ ٹرے اتنی نفاست سے سجا کر لایا تھا کہ مئیصہ حیران ہوئے بنا نہیں رہ سکی تھی۔

کانچ کے باؤل میں یخنی کے ساتھ ہی کالی مرچوں اور نمک کی چھوٹی خوبصورت سی ڈبی رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک طرف نفاست سے کٹا سادہ کیک پلیٹر میں رکھا تھا اور اس کے ساتھ ہی کافی کا کپ رکھا تھا۔اور آخری چیز جو تھی وہ تھی ایک کونے میں رکھے پرنٹنگ ٹشو پیپرز۔

"اتنا سب کچھ کرنے کی تمھیں کوئی ضرورت نہیں تھی۔ماں میرا خیال رکھ سکتی ہیں۔"اس نے ٹرے سے نظریں ہٹا کر عرشمان کو دیکھا۔

بالکونی سے چھن کر کے اندر آتی دھوپ سیدھا عرشمان کے چہرے پر پڑ رہی تھی جس کی وجہ سے اس کے بھورے بال سنہرے سے دکھائی دیتے تھے اور کتھئی آنکھیں کانچ سی معلوم ہوتی تھی۔

"جانتا ہوں لیکن یہ سب میں نے دوستی میں کیا ہے۔" کہتے ہوئے اس کی نظریں بک ریک پر جا ٹھہری۔ وہ کھڑا ہوا اور کتابوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ مئیصہ نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔

"دوستی میں کر رہے ہو یہ سب یا اپنا گلٹ دور کرنے کے لیے!" وہ کرخت سے انداز میں دبی دبی آواز میں بولی۔ عرشمان کا ہاتھ کتاب پر جاتے ہوئے ٹھہر گیا۔ اس نے گردن موڑ کر مئیصہ کو دیکھا۔ پھر کان کی لو کو چھوتے ہوئے واپس کرسی پر آ بیٹھا۔

"اگر یہ سب میں گلٹ دور کرنے کے لیے کرتا تو محض اسپتال سے آپ کو یہاں چھوڑ کر کب کا جا چکا ہوتا۔ لیکن میں ٹھہرا آپ کے ہوش میں آنے کا انتظار کیا آپ کے لیے یہ سب کیا۔" اس نے ٹرے کی طرف اشارہ کیا۔ "صرف اور صرف

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوستی میں۔کیونکہ مجھے آپ کی فکر تھی۔"اس نے ٹھہر ٹھہر کر ہر لفظ کہا تھا۔مئیصہ اسے دیکھتی رہی۔

"اچھاتوذرہ آپ مجھے غور کروائیں گے کہ ہماری دوستی کب ہوئی؟"اس نے چبا چبا کر کہاتو عرشمان کو ہنسی آنے لگی۔

"ابھی کچھ دیر پہلے ہی آپ نے ایک ڈاکٹر کی موجودگی میں اس بات کااقرار کیا تھا۔"اس نے جواباًتپانے والے انداز میں مئیصہ کو دیکھا۔

"تم کب تک اس بات کا پیچھا چھوڑو گے عرشمان؟"وہ تنگ آگئی تھی۔

"اب تو پوری زندگی نہیں شاید!" وہ تھوڑا جھک کر شوخی سے بولا تو مئیصہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

کافی دیر تک دونوں کے بیچ خاموشی حائل رہی۔ کافی دیر کے توقف کے بعد وہ بولا۔

"سچ کہوں تو مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ آپ لفٹ میں جانے سے ڈرتی ہیں یا کچھ ایسا ہے جو آپ کو جانے نہیں دیتا۔ اگر آپ مجھے ہلکا سا بھی اشارہ کرتی تو میں کبھی آپ کو لفٹ میں چلنے کا نا کہتا۔" عرشمان نے افسوس سے سر جھٹکا۔ مئیصہ نے غور سے اسے دیکھا۔ وہ اس وقت نادم دکھائی دیتا تھا۔

"نہیں اٹس اوکے اس میں تمھاری کوئی غلطی نہیں۔"

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کے ایسا کیا ہوا تھا کہ آپ اب لفٹ میں داخل نہیں ہوتی ۔"وہ جھجھک رہا تھا۔مئیصہ نے ایک گہرا سانس اپنے اندر اتارا۔اور پھر کافی دیر خاموشی کے بعد بولی۔

"بچپن میں مجھے لفٹ سے جانے آنے کا بہت شوق تھا۔جہاں بھی کہی لفٹ دیکھتی بابا کو اشارہ کرتی پھر بابا مجھے لفٹ میں لے جاتے۔وہ جب اوپر نیچے جاتی تھی مجھے بہت مزہ آتا تھا وہ ایک کھیل سے کم نہیں تھی میرے لیے لیکن ایک دن۔۔"اس نے عرشمان کو دیکھتے ہوئے توقف لیا۔عرشمان کی آنکھیں آگے جاننے کے لیے شدت سے بے تاب تھیں۔

"اور پھر ایک دن میں بابا کے ساتھ شاپنگ مال گئی تھی۔ لفٹ دیکھی تو بابا کا ہاتھ چھڑوا کر اس میں داخل ہو گئی۔ میرے بابا نے جب مجھے دیکھا تب تک لفٹ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

میں نے ایکسائٹ مینٹ میں لفٹ کے سارے بٹن ایک ساتھ دبا دیے اور یوں لفٹ کا سسٹم خراب ہوا اور لفٹ کل جیسے ہی جھٹکے کھانے لگی اور کچھ دیر بعد لفٹ میں اندھیرا ہو گیا۔

اس وقت میں کوئی اٹھ سال کی تھی ناسمجھ تھی اس اندھیرے سے مجھے خوف آنے لگا تھا۔ میرا دم گھٹ رہا تھا۔

میں چیخ رہی تھی رو رہی تھی، اپنے بابا کو مدد کے لیے پکار رہی تھی لیکن پھر خوف کے باعث میں بے ہوش ہو گئی تھی اور ہوش آیا تو خود کو گھر میں موجود پایا۔" وہ بولتے بولتے پھر ٹھہر گئی۔

اس کے چہرے پر خوف واضح تھا جیسے وہ ابھی بھی اسی واقعے کے زیرِ اثر ہو

"اور پھر میں کبھی بھی لفٹ میں سوار نہیں ہو سکی۔ ایسا نہیں تھا کہ میں نے کبھی کوشش نہیں کی تھی۔ کی تھی ایک بار لیکن یہی حال ہوا تھا۔ مجھے اس واقعے کے بعد اندھیرے سے چھوٹی چھوٹی جگھوں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ میرے حواس میرے قابو میں نہیں رہتے۔ بس اسی لیے میں اب لفٹ میں سوار نہیں ہوتی۔ کمرے میں سوتی ہوں تو لائٹ جلا کر سوتی ہوں ورنہ بالکونی کے پردے ہٹا دیتی ہوں۔" اس نے بالکونی کی طرف دیکھا۔

کچھ بھی تھا یہ اس کے ماضی کا ایک بہت اہم حصہ تھا جس کی وجہ سے اس کی پوری زندگی متاثر ہوئی تھی۔

لوگوں کے لیے عام بات ہو سکتی تھی لیکن اس کے لیے وہ ایک بہت بڑا حادثہ تھا۔

www.novelsclubb.com

عرشمان جو اسے سانس روکے سن رہا تھا اس نے ایک گہری سانس باہر پھینکی۔

اس چھوٹے سے حادثے نے اس کی زندگی کتنی متاثر کر دی تھی۔

نا اندھیرے میں رہ سکتی تھی نا چھوٹی اور بند جگہ میں سانس لے سکتی تھی۔

"اتنا سب کچھ ہونے کے بعد آپ پھر میرے ساتھ کیوں لفٹ میں آئی۔" ایک یہ سوال تھا جو اسے تنگ کر رہا تھا بلاآخر اس نے پوچھ لیا۔ مئیصہ نے اسے دیکھا شہد رنگ آنکھیں کتھئی آنکھوں سے ٹکرائی اور پھر اس نے نظریں چرا لیں۔

"اس کا جواب میں نہیں جانتی۔" اس نے اپنا پہلو بدل لیا۔ عرشمان سر کو اوپر نیچے ہلاتے ہوئے کھڑا ہوا۔

"اچھا آپ آرام کریں اور یہ کھا لیجئیے گا۔" اس نے ٹرے کی طرف اشارہ کیا مئیصہ نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا۔

"اب میں چلتا ہوں۔اس وقت آپ کو آرام کی بہت ضرورت ہے۔" لہجے میں فکر تھی۔مئیصہ نے سر ہلا دیا تو عرشمان باہر نکل گیا۔

پیچھے مئیصہ نے اس کے جاتے ہی دھیرے سے ٹرے کھسکا کر اپنے قریب کی اور کیک کا ایک ٹکرا اٹھا کر منہ میں ڈالا۔

ابھی منہ میں ڈالا ہی تھا کہ اس کی آنکھیں پھیل گئی۔

شہد رنگ آنکھوں میں حیرت سمٹ آئی۔

اس کیک کا ذائقہ بہت لذیز تھا۔

کیک منہ میں جاتے ہی گھل گیا تھا۔ میٹھا بالکل مناسب ساڈلا تھا۔الائچی کا ہلکا ہلکا ذائقہ اور ونیلا کی دھیمی دھیمی خوشبو اسے واقعی حیرت میں مبتلا کر گئی تھی۔

اس کے اندر تک جیسے سکون اتر گیا تھا۔خوشگواری نے جیسے اپنا سر اٹھایا تھا۔

اس نے ہاتھ میں پکڑے کیک کے ٹکرے کو دیکھا اور اگلے ہی پل وہ اسے بھی منہ میں ڈال چکی تھی۔

جو بات تھی بندا جتنا ہی ڈھیٹ تھا ہاتھ میں ذائقہ خوب تھا۔

مئیصہ نے دل میں اعتراف کیا۔

اور پھر اپنی ساری توجہ کیک پر مبذول کر دی۔

--

وہ اس وقت اورہان کے گھر میں موجود تھا۔

اورہان کی غیر موجودگی میں وہ اس وقت سکون سے اپنے لیے کافی بنا رہا تھا ساتھ ساتھ اس کا ذہن دوپہر میں ہوئی مئیصہ کی باتوں میں الجھا تھا۔

یک دم ہی اورہان کے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا تھا کوئی تھا جو بہت خاموشی سے اندر گھسا تھا۔

عرشمان اپنی سوچوں میں اس قدر بری طرح الجھا ہوا تھا کہ اس کا دھیان دروازے پر گیا ہی نہیں۔

کچھ ہی پل گزرے تھے کہ اچانک اسے اپنی کمر پر کسی چیز کا دباؤ محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس کا دباؤ کچھ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے کمر پر گن رکھ دی ہو۔ عرشمان کا دماغ چوکنا ہوا۔

اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا، اور پیچھے کھڑے شخص کو ایک بھی پل کی مہلت دیے بغیر اس نے وہی گن والا ہاتھ پکڑ کر اسے گھومایا اور زمین پر پٹک ڈالا۔

پیچھے کھڑے اورہان نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں ملا کر عرشمان کی کمر پر ٹکرائی ہوئی تھی۔

وہ کچھ اور ہی تصور کر کے بیٹھا تھا وہ اس اچانک حملے کے لیے بالکل تیار نہ تھا اس لیے عرشمان کے زور لگانے پر وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

اب وہ زمین پر پڑا درد سے کراہ رہا تھا۔ کمر میں یک دم ہی درد کی لہر اٹھی تھی۔

عرشمان نے اسے سرسری سے انداز میں دیکھا اور پھر واپس اپنی ساری توجہ کافی کی طرف مبذول کر دی۔ جیسے کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کیا کیا تم نے عرشمان میری کمر ٹوٹ گئی ہے،اللہ۔۔۔" وہ غصے سے گھورتے ہوئے عرشمان کو کچھ سخت کہنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن بے اختیار ہی کمر میں درد کی لہر اٹھی اور وہ کراہ اٹھا۔

"اُف سوری مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم ہو مجھے لگا خدانہ خواستہ کوئی چور وغیر تمھارے گھر میں گھس گیا ہے۔" اس کا لہجہ بالکل عام سا تھا۔اور ہان تپ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمھیں چور نظر آتا ہوں۔ تم کتنے برے ہو عرشان کوئی اپنے دشمن کے ساتھ وہ نہیں کرتا جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے اب اٹھاؤ مجھے زمیں سے۔" وہ بے بسی کی آخری حد پر آ کھڑا ہوا تھا۔ اس کا مذاق اسی پر بھاری پڑ گیا تھا۔

عرشان نے کپ الماری سے نکالتے ہوئے اسے مڑ کر دیکھا۔

"سوری میں گرے پڑے لوگوں کو نہیں اٹھاتا!" اب کہ اس کا انداز جتانے والا تھا ۔ اورہان اسے گالیوں سے نوازتے ہوئے خود ہی کھڑا ہوا۔ اور اوپن کچن کے باہر لگے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

"تم کافی پیئو گے۔" عرشان نے کچن میں سے ہی جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"زہر دے دو!" اورہان نے درد سے تنگ آ کر کہا

"اوکے ابھی دیتا ہوں ویسے کتنی مقدار میں دوں اتنی کہ تم بچ جاؤ یا اتنی کہ سیدھا اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاؤ۔" عرشمان نے ڈھٹائی سے استفسار کیا۔اورہان تلملا کر پہلو بدل کر رہ گیا۔

"عرشمان۔۔۔۔" اس نے دانت پر دانت جما کر اسے مخاطب کیا۔

"ارے دے رہا ہوں غصہ کیوں کرتے ہو۔مجھے نہیں پتا تھا کہ تمھیں اتنا شوق ہے زہر کھانے کا۔ورنہ بہت پہلے ہی تمھارا کام تمام کر دیتا۔" اسی پل عرشمان کی ایک اور بار کچن سے آواز ابھری۔اب کی بار اورہان پیر پٹخ کر رہ گیا۔

اسی پل عرشمان مسکراتا ہوا کچن سے باہر آیا۔لبوں پر تپا دینے والی مسکراہٹ پہلے سے موجود تھی۔اور ہاتھ میں کافی کا کپ پکڑا ہوا تھا۔

اورہان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"تم کتنے ڈھیٹ ہو!"اورہان دانت پر دانت جما کر بے بسی سے بولا۔

"اونہوں میں ڈھیٹوں کا سردار ہوں۔" وہ شانِ بے نیازی سے بولا اور صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔

اورہان طیش کے عالم میں کھڑا ہوا۔ کمر میں اٹھے درد کو اس نے مکمل نظر انداز کیا۔

"میں جا رہا ہوں یہ گھر چھوڑ کر۔" اس نے ایک عزم سے کہا۔ عرشمان اس کی بے تکی بات پر ہنس کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"واہ زندگی میں شاید پہلی ہی بار ایسا کوئی دیکھ رہا ہوں کہ جس کا گھر ہے وہی اپنے گھر سے بے گھر ہو رہا ہے۔" بھلا وہ کبھی طنز کرنے کا موقع چھوڑ سکتا تھا!

"بالکل اب میں تمھارے گھر رہوں گا۔"اس نے پرجوش لہجے میں کہا۔چہرے پر چمک اُمڈ آئی۔ سینا چوڑا ہوا۔اور یہاں عرشمان کا دل کیا گلا پھاڑ کر ہنس دے۔

"یہ بھی خوب کہی تم نے ٹھیک ہے جاؤ اپنا یہ بھی شوق پورا کرلو لیکن جب دو دو منٹ بعد حیدر میر تم سے میرے بارے میں پوچھیں گے تو مجھے یقین ہے تمھیں ضرور پھر اپنے اس فیصلے پر پچھتاوا ہو گا۔"

اس نے کان کی لو کو چھوتے ہوئے اپنی اُمڈ نے والی مسکرا کو لبوں پر ابھرنے سے روکا

۔

اورہان کے چہرے کی چمک اگلے ہی پل بجھ گئی۔جوش جھاگ کی طرح ماند پڑ گیا۔

اس نے بے بسی سے پیر پٹخا اور بنا کچھ کہے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے جی جان لگا کر دروازے کو بند کیا تو عرشمان اس بار خود پر کنٹرول نہ کر سکا اور کھلکھلا کر ہنس دیا۔

کتاب سامنے کھلی تھی جبکہ وہ بیڈ کراؤن سے کمر ٹکائے۔ پیروں کو لمبا کیے آرام دہ حالت میں بیٹھی کتاب پڑھنے میں مشغول تھی۔

کمرے میں موجود بالکونی کا ٹرانسپیرنٹ دروازہ اس وقت کھلا تھا البتہ سفید پردے اچھی طرح پھیل کر ڈلے ہوئے تھے۔ جو وقفے وقفے سے ہولے ہولے تیز ہوا کی وجہ سے مستقل حرکت میں تھے۔

www.novelsclubb.com

سفید اونی سویٹر پہنے، شہد رنگ بالوں کو کھلا چھوڑے وہ وقفے وقفے سے اپنے چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کر رہی تھی۔

پھر جیسے بار بار وہ اپنے اس عمل سے تنگ آگئی۔

اس کے بال کتاب پڑھنے میں خلل پیدا کر رہے تھے۔

اس نے جھنجھلا کر کتاب کو بند کیا پھر شہد رنگ بالوں کا جوڑا باندھنے لگی۔

جوڑا باندھ کر اس نے ایک گہری سانس اپنے اندر اتاری پھر اپنا ہاتھ کتاب کی طرف بڑھایا لیکن پھر اس کا ہاتھ تھم گیا۔

اس کی نظریں اپنے ہاتھ پر بندھے رومال پر ٹک گئی۔

یہ وہی رومال تھا جو صبح عرشمان نے اس کے ہاتھ پر باندھا تھا۔

بے اختیار ہی وہ صبح کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔

وہ اس کا ہاتھ میں نرمی سے رومال باندھنا!

اس کی فکر کرنا،اس کا گھر تک چلے آنا۔

اور سب سے بڑھ کر اس کا خود کا لفٹ میں چلے جانا۔

جانے وہ کیسے لفٹ میں چلی گئی تھی۔پتا نہیں اس کو اس وقت کیا ہوا تھا جو وہ عرشمان کے یوں ناراض ہونے پر اس کے ساتھ لفٹ میں چل پڑی۔

اس حادثے کے بعد تو وہ اپنے باپ اور بھائی کے کہنے پر بھی کبھی لفٹ میں نہیں گئی تھی تو پھر آج صبح کیا ہوا تھا اسے؟

وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ جب ہی سائڈ ٹیبل پر رکھا اس کا فون بجا۔

اس کی سوچوں میں خلل پیدا ہوا۔اس نے چونک کر سائڈ ٹیبل پر رکھے فون کو دیکھا اور اسے اٹھا کر فون پر نظر آتے غیر شناسا نمبر کو۔

اس نے پہلے سامنے دیوار پر لگی گھڑی پر نظر ڈالی جو اس وقت رات کے ڈیرھ بجا رہی تھی اور پھر اس غیر شناسا نمبر کو۔

www.novelsclubb.com

فون بج کر خاموش ہو گیا۔اس نے موبائل واپس سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

ابھی ایک ہی لمحہ گزرا تھا کہ فون پھر بجا۔اس نے نظرانداز کیا اور کتاب کھول کر وہی صفحہ ڈھونڈنے لگی جہاں اس نے چھوڑا تھا۔

فون ایک بار پھر خاموش ہوا اور پھر بج اٹھا۔

اس نے جھنجھلا کر فون کو گھورا۔یقیناً فون کرنے والا ڈھیٹ تھا۔

کتاب کو سائڈ پر رکھ کر اس نے موبائل اٹھا کر یس کا بٹن دبایا اور فون کو کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"جی فرمایئے کون بات کر رہا ہے؟" وہ دبی دبی آواز میں غصے سے بولی۔اس کا غصہ ہونا بھی بنتا تھا آخر کو اسے اس کی کتاب پڑھتے ہوئے ڈسٹرب جو کر دیا تھا۔

اور ایک اچھا کاری کتاب پڑھتے وقت کسی کی موجودگی برداشت نہیں کرتا۔

دوسری طرف بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا عرشمان مئیصہ کی آواز پر سیدھا ہوا اور اس کے غصے پر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

"اس بندائے ناچیز کا نام عرشمان میر ہے جو آپ کی اجازت کی پرواہ کیے بغیر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔" وہ ڈھیٹائی سے بولا۔

دوسری جانب سے عرشمان کی آواز سن کر مئیصہ چونکی۔

"تمھیں میرا نمبر کہاں سے ملا!" بنا سلام دعا کیے وہ مدعے کی بات پر آئی۔ عرشمان بس نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"نمبر لینا کوئی مشکل کام نہیں میرے لیے ! ایسے چھوٹے موٹے کام تو میں روز کرتا ہوں۔" کندھے آچکاتے ہوئے اس نے لاپرواہی سے کہا۔ مئیصہ دانت پیس کر رہ گئی۔

"لیکن ایسے کسی کا نمبر لینا اور پھر اسے دیر رات کو فون کرنا ایک بہت ہی غیر اخلاقی حرکت ہے مسٹر عرشمان۔" اس نے جواباً تحمل سے کہا۔ مگر آواز میں ناراضگی صاف واضح تھی۔

دوسری جانب بیڈ پر بیٹھا عرشمان سیدھا ہو بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا پلیز اب ناراض ہو کر فون مت کاٹ دیجیے گا ویسے بھی بڑی محنت کے بعد آپ نے فون اٹھایا ہے۔" اس نے نروٹھے لہجے میں کہا۔ مئیصہ کی نا سمجھی سے بھنویں اٹھیں۔

"میرے اور تمھارے بیچ ناراضگی والا کوئی تعلق نہیں ہے عرشمان۔" اس نے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔ عرشمان نے گہری سانس خارج کی۔

"نہیں ہے تو بن جائے گا۔ ویسے بھی اب تو ہم دوست ہیں نا۔" اس نے چمکتی آنکھوں سے کہا۔ اگر مئیصہ اس لمحے اس کی آنکھیں دیکھ لیتی تو ضرور ایک لمحے کے لیے کچھ نا کہہ پاتی۔

اور اب بھی وہ خاموشی اختیار کر گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ کہنے کے لیے لفظ جیسے ختم ہو گئے تھے۔

"اب آپ کی طبیعت کیسی ہے اور ہاتھ کی چوٹ؟"کافی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے نرمی سے استفسار کیا۔وہ بڑی مہارت سے موضوع بدل گیا تھا۔

"ہاں اب تو بہتر ہے اور۔"اس نے رومال والے ہاتھ کو اپنے سامنے کیا۔"اور ہاتھ کا زخم بھی بہت بہتر ہے۔"اس نے دھیرے سے جواب دیا۔نا جانے کیوں اس کی فکر کرنا اگر اچھا نہیں لگ رہا تھا تو برا بھی نہیں لگ رہا تھا۔

"کل اسپتال تو نہیں جائیں گی نا!"اس نے پھر سوال کیا۔

"شاید نہیں۔"فقط دو لفظ کہہ کر اس نے جواب دیا۔

"اچھا پھر آپ نے کیا سوچا پارٹی کا۔" اس نے سرسری سے انداز میں دریافت کیا۔ اصل میں وہ اس بات چیت کے سلسلے کو طویل کرنا چاہتا تھا۔

"ابھی فلحال اس بارے میں کچھ نہیں سوچا میں نے۔" اس نے اسے ٹالنا چاہا۔

"نہیں سوچا تو سوچ لیں ویسے بھی ابھی ایک ہفتہ پڑا ہے۔ میں جو انویٹیشنز آپ اور ماہیر کو دینے کے لیے لایا تھا وہ شاید لفٹ میں ہی رہ گئے ہیں آپ کہیں تو میں آپ کو دوسرا دے جاؤں گا لیکن آپ نے آنا ضرور ہے بھلے سے ماہیر کے ساتھ شرکت کر لیجیے گا۔" اس نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

مئیصہ گہری سانس لے کر رہ گئی۔

"ویسے سچ کہوں تمھاری یہ فون والی حرکت واقعی غیر اخلاقی ہے اگر ابھی میں سو رہی ہوتی تو تمھارے فون کی وجہ سے میری نیند خراب ہو جاتی۔"اس نے ایک بار پھر اسے شرمندہ کرنا چاہا۔پر دوسری طرف عرشان شرمندہ ہونے کے بجائے ہولے سے ہنس دیا۔

دل تو تھا تیز ہنسے لیکن دوسرے کمرے میں موجود اورہان نے فوراً سے اس کی ہنسی سن کر اندر آجانا تھا اور ایسے اس کی پوری رات کالی ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں جانتا تھا کہ آپ جاگ رہی ہوں گی تبھی کال کی۔"مئیصہ حیران ہوئی۔

پھر یک دم چاروں اطراف اپنی نظریں گھومائی۔

"لیکن تمھیں کیسے پتا؟" وہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔

"کیونکہ آپ کو کتابیں پڑھنے کا شوق ہے اور جنھیں کتابوں سے لگاؤ ہوتا ہے وہ طویل دن کی تھکن کے بعد رات میں سکون سے کتابیں پڑھتے ہے۔ بتائیں کیا میں غلط ہوں آپ اس وقت کتاب نہیں پڑھ رہی تھیں۔" مُنیصہ اس بار حقیقت میں حیران ہوئی تھی۔

اس کی نظریں کھلی کتاب پر گئی۔ اس نے جلدی سے کتاب کو بند کر کے سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا جیسے عرشمان کے سچ کو ماننے سے انکاری ہو۔

www.novelsclubb.com

"نہ۔۔ نہیں ایسا نہیں۔"اس نے ماتھے کو رگڑتے ہوئے جھجک کر کہا۔"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں ابھی سونے لگی ہوں۔"اس نے کہہ کر فوراً سے کال کاٹ دی۔ گھبراہٹ کے مارے وہ اٹھ کر بالکونی تک چلی آئی۔

عرشمان کی اتنی سچی باتوں سے وہ اب ڈرنے لگی تھی۔

دوسری طرف عرشمان نے ناسمجھی سے کان سے فون ہٹا کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا پھر اگلے ہی پل مسکرا دیا۔

---

www.novelsclubb.com

بالکونی سے آتی سورج کی کرنوں کے بدولت کمرے میں چاروں سو اجالا پھیلا تھا۔

وہ کمرے میں بالکونی کے ٹھیک سامنے گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔

اسے کمرے میں بند ہوئے دو دن سے زیادہ ہو چکا تھا۔ پاس ہی ٹیبل پر بہت سے کھانے کے لوازمات رکھے تھے جن کو دیکھنے سے لگتا تھا کہ اس نے انہیں چھونا کیا دیکھنا تک گوارا نہیں کیا ہے۔

کمرے کی خاموشی میں بس گھڑی کی مخصوص ٹک ٹک کی آواز مستقل گونج رہی تھی۔

اس کے گھٹنوں میں سر دیے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔

وہ اب بھی پر سورات والے ہی لباس میں موجود تھی۔

اس نے دھیرے سے اپنا سر گھنٹوں سے اٹھایا تو اس کا چہرا واضح ہوا۔

سیاہ آنکھیں اس وقت بے تحاشا سرخ ہو رہی تھی۔

جبکہ آنکھوں کے گرد ہلکے، سلوٹ زدہ لباس، خشک ہونٹ اور بکھرے بال اس بات کی نشاندھی کر رہے تھے کہ اس نے پر سورات سے ہی نا کچھ کھایا ہے اور نا ایک گھونٹ پانی کا ہلک میں ڈالا ہے۔

اس نے اپنے بکھرے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور پھر اپنے پورے منہ پر۔ پھر کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن ناکام ٹھہری۔

دو دن سے کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے جسم میں کمزوری بڑھ گئی تھی۔

وہ واپس ہارے ہوئے انسان کی طرح بیٹھ گئی۔

ٹھیک اسی پل کمرے کا لاک گھومنے کی آواز آئی اور پھر دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا۔

زینب نے بالکل دھیرے سے سر اٹھا کر دروازے کے سمت دیکھا۔

نکھری نکھری سی سلماء بیگم اسے ہی طنزیہ انداز میں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گردن اکڑی ہوئی تھی اور کندھے سختی سے اٹھے ہوئے تھے۔

زینب نے ایک نظر انہیں دیکھ کر سختی سے اپنی نظریں پھیر لی۔

سلماء بیگم اس کے انداز پر مسکراتی ہوئی آگے بڑھیں۔

پھر گھٹنے زمین پر ٹکا کر سر جھکا کر اسے دیکھنے لگی۔

"اترا بھوت تمھارے سر سے باپ کا۔" اپنے ہاتھ سے زینب کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا۔

دونوں کی نظریں ملیں۔ ایک اپنی جیت کا جشن منا رہی تھی تو دوسری ہارنے کو تیار نا تھیں۔

"کیوں کر رہی ہیں آپ یہ سب ؟ کیا حاصل ہو گا آپ کو یہ سب کر کے۔" وہ دبی دبی آواز میں چیخی۔ سیاہ آنکھوں میں چٹانوں جیسی سختی در آئی تھی۔

"سکون ! ! سکون ملتا ہے تمھیں تکلیف میں دیکھ کر مجھے۔" وہ مکروہ انداز میں بولی۔ زینب نا سمجھی سے انہیں دیکھے گئی۔

"سکون ؟ آپ کو اپنی اولاد کو تکلیف دے کر سکون ملتا ہے ؟ آپ کیسی ماں ہے۔ نہیں۔۔ نہیں میں آپ کی بیٹی نہیں ہو سکتی۔" وہ اچانک ہی زور زور سے سر کو نفی میں ہلانے لگی تھی۔ سلماء بیگم زور سے ہنس دی پھر اگلے ہی پل اسے بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

"ہاں نہیں ہو تم میری بیٹی نہیں ہو۔۔" وہ پورا زور لگا کر چیخی تھی اتنی کہ زینب کو کمرے کی دیواریں تک ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

وہ ساکت رہ گئی تھی۔ان کے لہجے سے نہیں بلکہ لفظوں سے۔

وہ لفظ۔۔لفظ نہیں تھے تیر تھے جو سیدھا اس کے دل کو چیر گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔آ۔۔آپ کیا کہ۔۔ کہہ رہی ہیں۔" وہ صدمے کی حالت میں انہیں دیکھ رہی تھیں۔

"ہاں بالکل ٹھیک سنا تم نے نہیں ہو تم میری بیٹی بلکہ تمھاری ماں تو وہ تھی جو تمھارا بوجھ میرے اوپر ڈال کر خود مر گئی۔ تمھاری ماں میری بہن۔وہ تھی تمھاری ماں تمھارے باپ کی پہلی بیوی۔ تم ان کی اولاد ہو۔ تمھاری ماں کینسر کے مرض میں

مبتلا تھی جوانی میں مر گئی لیکن مرتے مرتے تمھاری زمہ داری مجھ پر ڈال گئی۔"وہ اس قدر نفرت سے ہر لفظ کو ادا کر رہی تھیں کہ زینب کو اپنے کان میں سائے سائے ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ماں۔۔"

"مت بولو مجھے اپنی ماں جاننا چاہتی ہو کہ کیا ماضی ہے میرا۔"سلماء بیگم نے اس کی کلائی پکڑ کر سختی سے جھنجھوڑی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمھاری ماں کی چھوٹی بہن تھی۔جب تمھاری ماں کی تمھارے باپ سے شادی ہوئی اس دن میں نے پہلی بار ہاشم کو دیکھا تھا۔مجھے پہلی ہی نظر میں اس سے پیار ہو گیا۔جانتی ہو کیوں؟کیونکہ وہ خوبرو تھا پیسے والا تھا۔اور بچپن سے ہی پیسہ

میری کمزوری رہا ہے۔ لیکن پھر جانتی ہو کیا ہوا؟" اسے دیکھتے ہوئے انہوں نے توقف لیا۔

"تمھاری ماں۔۔ تمھیں ایک ماہ کا چھوڑ کر کینسر کی وجہ سے مر گئی اور میرے گھر والوں نے صرف تمھاری وجہ سے میری شادی تمھاری باپ سے کروادی۔ انہوں نے ایک لمحے میں میرے خوابوں کو توڑ ڈالا۔ چکنا چور کر ڈالا۔ ان لوگوں نے ایک لمحے کے لیے بھی میری خوشی کا نہ سوچا انہیں خیال تھا تو صرف اور صرف تمھارا۔ بس مجھے اسی دن سے تم سے نفرت ہو گئی کیونکہ تم اور تمھارا باپ میری خوشیوں کی بربادی تھے۔" وہ زہریلے انداز میں کہہ رہی تھیں۔

زینب انہیں سانس روکے سن رہی تھی۔

"شادی کے دو سال تو ایسے ہی گزر گئے تمھارے باپ کے ساتھ روکھی سوکھی کھاتے ہوئے لیکن پھر جانتی ہو کیا ہوا۔ہاشم نے مجھ سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ جانتی تھی وہ مجھے پسند صرف نام کا کرتا ہے اصل میں تو وہ اپنے ہی دوست کو نیچا دکھانا چاہتا تھا اور اس سے اچھا موقع مجھے نہیں ملا۔

تمھارے غریب باپ سے جیسے تیسے کر کے طلاق لی اور اس عالیشان گھر کی مالکن بن گئی۔" آخر میں وہ شیطانی انداز میں زور زور سے ہنسنے لگی تھی۔

"لیکن اس سب میں آپ نے مجھے بیچ میں کیوں گھسیٹا؟" زینب لاچاری سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔ سلماء بیگم پلٹ گئی۔

"کیونکہ تم ہی وہ واحد وجہ تھی جس کی وجہ سے میری زندگی برباد ہوئی۔ تمھاری وجہ سے مجھے تمھارے باپ کے ساتھ دو سال گزارنے پڑے۔ اگر تمھارا باپ چاہتا تو وہ اس شادی سے انکار کر سکتا تھا لیکن اس نے نہیں کیا بس اسی بات کی سزا وہ آج تک بھگت رہا ہے تمھاری صورت میں۔"

وہ پھر سے پلٹی اور اس کے قریب چلی آئیں۔

"مجھے تم سے کوئی دلی لگاؤ نہ تھا لیکن صرف تمھارے باپ کو نیچا دکھانے کی وجہ سے مجھے تمھارے وجود کو اتنے سال اپنے ساتھ رکھنا پڑا۔ اور اب جب اتنے سال تمھیں اپنے ساتھ برداشت کیا ہے تو تم کہتی ہو تمھیں تمھارے باپ کہ پاس جانے دوں! نہیں تمھارا باپ آخری سانسیں بھی لے رہا ہوگا نا تب بھی میں اسے تم سے نہ ملنے دوں۔ تمھیں اس قدر ذہنی مریض بنا دوں گی کہ وہ تمھاری حالت دیکھ کر جی نہیں پائے گا۔"

وہ واقعی اس کی ماں نہ تھی اس بات کا اندازہ زینب کو آج ان کے سفاک لہجے سے ہو رہا تھا۔

"او تو آپ اس لیے بچپن سے میرے اندر احساسِ کمتری کا بیج بوتی آئیں ہیں تا کہ میں آخر میں برداشت نا کر پاؤ اور پاگل ہو جاؤں!"اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ سلماء بیگم اتنا گر سکتی ہے۔سلماء بیگم نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنی سمجھدار ہو۔"انہوں نے اس کی تھوڑی کو پکڑا تو زینب نے فوراً اپنا سر جھٹکا۔

"اب جلدی سے تیار ہو جاؤ شام میں تمھیں لڑکے والے دیکھنے آئیں گے۔ مجھے کوئی بدمزگی نہیں چاہیے۔" اب کہ وہ اس کی الماری کی طرف بڑھ گئی تھیں۔

زینب چونکی۔

"ایسا سوچیے گا بھی مت، میں اب آپ کی کوئی بھی بات نہیں ماننے والی آپ چاہیے کچھ بھی کر لیں" اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔ سلماء بیگم پلٹی۔

"ٹھیک ہے پھر اپنے باپ پر فاتحہ پڑھ لو ویسے بھی اتنی عمر ہو گئی ہے۔ اب اسے مر جانا چاہیے۔" ان کی سفاکی سے کہنے پر زینب ہول کر رہ گئی فوراً ان کے پاس چلی آئی

۔

www.novelsclubb.com

"آپ بابا کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گی۔" لہجے میں بے قراری جھلک رہی تھی

"تم مجھے نہیں روک سکتیں!" وہ پلٹیں

"وہ آپ کے شوہر تھے آپ اتنا کیسے گر سکتی ہیں۔" وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔

"میں اس سے بھی زیادہ گر سکتی ہوں میری جان ابھی تم مجھے جانتی نہیں۔" وہ کہہ کر پھر سے الماری میں کچھ دیکھنے لگی۔ زینب بے بسی سے اپنے قدم پیچھے کی جانب اٹھانے لگی۔

پھر بیڈ تک پہنچ کر وہ جھٹکے سے اس پر بیٹھ گئی۔

سلماء بیگم ایک سفید رنگ کا سوٹ نکال کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ پھر سوٹ کو بیڈ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھ کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ شام میں پہن لینا اور اگر کوئی بدمزگی پھیلانے کی کوشش کی تو کل اپنے باپ کے مر جانے کی خبر سنے کے لیے تیار رہنا!" زینب کے گال کو سختی سے تھپتھپاتے ہوئے دروازہ پار کر گئی۔ پیچھے زینب پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

وہ بے بس تھی اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا۔

صبح دیر سے آنکھ کھلنے کی وجہ سے اس نے اسپتال جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں موجود بالکونی میں کھڑی پھولوں کو پانی دے رہی تھی

۔

پاس ہی ایک چھوٹی ٹیبل پر اس کا کافی کا بھاپ اڑاتا کپ رکھا تھا۔

اس نے پھولوں کو پانی دے کر کافی کا کپ اٹھایا اور لبوں سے لگایا۔

سردیوں کی نرم گرم دھوپ اس کے جسم کو پر سکون کر رہی تھی۔

سیاہ لمبی کمیز پر سفید کھلا پاجامہ پہنے سفید ہی رنگ کے دوپٹے کو گردن میں لپیٹے وہ تروتازہ لگ رہی تھی۔

شہد رنگ بال کمر پر پھیلے تھے جن میں سے لمحے لمحے بعد پانی کی بوندیں گر رہی تھی جو اس بات کی نشاندھی کر رہی تھی کہ وہ ابھی شاور لے کر نکلی تھی۔

ڈور بیل کی آواز پر وہ چونکی پھر کافی کا کپ ہاتھ میں پکڑے ہی وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔

لاؤنج میں آمنہ بیگم ایک گلاب کے پھولوں کا بکے رکھ رہی تھی۔مئیصہ کو دیکھ کر اس کی جانب بڑھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمھارے لیے آیا ہے بیٹا!" انہوں نے پھولوں کا بکے مئیصہ کی طرف بڑھایا تو مئیصہ الجھی۔

"میرے لیے لیکن کون دے کر گیا ہے۔" اس نے آگے بڑھ کر وہ پھولوں کا بکے اپنے ہاتھوں میں لیا۔ اور کافی کے کپ کو ٹیبل پر رکھ دیا۔

"پتا نہیں کوریر والا تھا کیا پتا تمھارے کسی دوست نے بھیجا ہو یا شاید ماہیر نے ہی بھیجا ہو۔" وہ اپنی طرف سے اندازے لگا رہی تھی پھر چولھے پر دودھ کا خیال آتے ہی وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

مئیصہ ماتھے پر بل ڈالے اب اس بکے کو گھوما کر دیکھ رہی تھی۔ پھولوں کے بیچ میں ایک چٹ لگی تھی۔اس نے چٹ نکالی اور بکے کو ٹیبل پر رکھ دیا۔

پھر چٹ اپنی نظروں کے سامنے کر کے اس میں لکھے لفظ پڑھنے لگی۔

"گیٹ ویل سون ڈاکٹر مئیصہ !"بس اتنا سا پیغام ایک لائن میں لکھا تھا اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا دل تھا۔مئیصہ کا خون خول اٹھا۔

پیغام پڑھ کر بھی اور اس کے نیچے دل کو دیکھ کر بھی۔

وہ تیزی سے کمرے میں آئی اور سائڈ ٹیبل پر سے فون اٹھا کر اس نے ماہیر کو فون کیا۔

بیل جا رہی تھی کچھ ہی پل بعد ماہیر فون بھی اٹھا چکی تھی۔

"ہاں مئیصہ بولو۔"

"ماہیر میرے گھر پر یہ پھولوں کا بکے تم نے بھیجا ہے؟"وہ سید ھا مدعے کی بات پر آئی۔

"نہیں میں نے تو نہیں بھیجا کوئی بکے کیوں خیریت؟"دوسری طرف سے ابھرتی ماہیر کی آواز پر مئیصہ کچھ اور الجھی۔

"کیا تم نے اسپتال میں میری طبیعت کے بارے میں کسی کو بتایا ہے؟"اس نے کچھ سوچتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں لیکن ہوا کیا ہے؟"دوسری طرف کا جواب سن کر مئیصہ حیران ہوئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی طبیعت کے بارے میں تو بس ماہیر اور عرش۔۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے چونک گئی۔

کیا یہ بکے عرشمان نے بھیجا ہے!

وہ ایسی حرکت کیسے کر سکتا ہے۔اس سے دو چار بار کیا بات کرلی اب وہ یہ سب کرے گا۔

وہ ضبط کر کے رہ گئی۔

پھر ماہیر کو خدا حافظ کہہ کر کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

عرشمان کی اس حرکت پر اسے بہت غصہ آیا تھا۔

بھلا اس کی ماں اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی کہ کون ہے جو نا جانے میری بیٹی کو پھول بھیج رہا ہے۔

وہ ایسی لڑکی نہیں تھی جیسی اب اپنی ماں کی نظر میں عرشمان کی وجہ سے بن سکتی تھی
۔

اس نے طیش میں فون واپس اٹھایا۔اس بار اس کا ارادہ عرشمان کو فون ملانے کا تھا۔

کچھ ہی گھنٹیوں کے بعد فون اٹھالیا گیا۔

اس وقت عرشمان اور ہان کے گھر میں موجود ڈائینگ ٹیبل کے گرد بیٹھا تھا۔کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں اس بات کو ثابت کر رہی تھیں کہ اور ہان صاحب کچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھے۔

وہ سر سری سے انداز میں موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا کہ تبھی اس کا فون بج اٹھا۔مئیصہ کا نام دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشگواریت پھیل گئی۔اس نے اگلے ہی پل کال اٹھائی۔

"اسلام و علیکم!"

"و علیکم سلام کہاں ہو اس وقت تم؟" اس نے سیدھا سوال داغا۔ عرشمان کچھ حیران ہوا۔

"خیریت اپنے دوست کے گھر پر ہوں۔" لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے اس نے ناسمجھی سے کہا۔

"جہاں بھی تم اس وقت موجود ہو مجھے ابھی کہ ابھی اپنی لوکیشن بھیجو بنا سوال جواب کیے۔" اس نے سخت لہجے میں کہہ کر کال کاٹ دی۔ پھر پرس لیتی ہوئی ساتھ پھولوں کا بکے ہاتھ میں پکڑ کر گھر سے باہر نکل گئی۔

دوسری جانب عرشمان نے ناسمجھی سے کان سے فون ہٹایا۔

ناجانے کیوں اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہورہا تھا۔

چھٹی حس پھڑ پھڑا رہی تھی۔

اپنی لوکیشن مئیصہ کو بھیج کر اب وہ اس کا انتظار کرنے لگا تھا۔

--

ٹیبل پر ناشتے کے لوازمات رکھے تھے اور وہ دونوں اپنی پوری محویت سے ناشتہ کرنے میں مشغول تھے۔ وقفے وقفے سے اورہان کچھ کہتا تو عرشمان اسے غائب دماغی سے جواب دے دیتا۔ اس کا ذہن تو مئیصہ کی باتوں پر ہی الجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپارٹمنٹ کی ڈور بیل پر اچانک اس کی سوچوں میں خلل پیدا ہوا۔اس نے چونک کر دور دروازے کے سمت دیکھا اتنے میں اورہان کھڑا ہو کر دروازے کی طرف بڑھ چکا تھا۔

عرشان نے ناشتے سے ہاتھ کھینچ لیا اور اپنی پوری توجہ کے ساتھ دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

اورہان نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے انجان لڑکی کو دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

پھر پلٹ کر دور بیٹھے عرشان کو دیکھا۔

مئیصہ نے ایک نظر سامنے کھڑے اورہان کو دیکھا ابھی وہ اسے اپنے بارے میں کچھ بتاتی کہ اس کی نظر بھی دور ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے عرشان پر پڑی۔وہ فوراً اندر چلی آئی اور عرشان کی طرف بڑھ گئی۔

اورہان اسے بس دیکھتا رہ گیا۔

جان نا پہچان میں تیرا مہمان والی بات ہو گئی تھی یہ تو۔

وہ بھی دروازہ بند کرتے ہوئے ساتھ اس کے پیچھے بڑھا۔

عرشمان کے ٹھیک سامنے جا کر مئیصہ کھڑی ہوئی پھر تیزی سے پھولوں کے بکے کو ٹیبل پر پٹخنے والے انداز میں رکھ کر وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

"یہ کیا ہے؟" سینے پر ہاتھ باندھے وہ مطمئن انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔ کرسی پر بیٹھے عرشمان نے ایک نظر مئیصہ کے پیچھے کھڑے اورہان کو دیکھا پھر اگلے ہی پل اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔

اورہان منہ بگاڑ کر ڈھیٹوں کی طرح وہی کھڑا رہا۔

www.novelsclubb.com

عرشمان نے خود پر ضبط کرتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر پھولوں سے ہوتی ہوئی اس کی نظریں مئیصہ پر جا ٹھہریں۔

"پھول ہیں خوبصورت سے!" اس نے ایک نظر پھولوں کو دیکھ کر اطمینان سے کہا۔ مئیصہ اس کے اطمینان پر ضبط کر کے رہ گئی۔

"دکھ رہا ہے کہ یہ پھول ہیں لیکن انہیں میرے گھر بھیجنے کی جرت تم کیسے کر سکتے ہو۔ کیا سوچ کر تم نے یہ مجھے بھیجا ہے۔" ہنوز سینے پر ہاتھ باندھے وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

اب کہ عرشمان کو حقیقتاً زور کا جھٹکا لگا تھا۔

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں مئیصہ ؟" وہ اس وقت کوئی بھی بات سمجھنے سے قاصر تھا۔ اس کے سوال پر مئیصہ کی بھنویں آپس میں مل کر اٹھیں۔

"میں کوئی اتنے مشکل لفظوں میں بھی اپنی بات نہیں کہہ رہی ہوں جو تمھیں سمجھ نہیں آرہی ہے عرشمان یا شاید تم جان بوجھ کر انجان بننے کی اداکاری کر رہے ہو۔ مجھے لگتا تھا کہ تم دوسرے لوگوں سے الگ ہو۔ تمھیں لڑکیوں کی عزت کرنا آتی ہے۔میں نے تم پر بھروسہ کیا تھا لیکن تم نے کیا کیا کر دیا نا مجھے غلط ثابت۔بتادیا نا کہ تم بھی سب کہ جیسے ہی ہو جنہیں خود سے زیادہ کوئی اور اہم لگتا ہی نہیں۔" عرشمان کو دیکھتے ہوئے اس نے توقف لیا۔

عرشمان اسے سانس روکے سن رہا تھا۔اور ہان کے چہرے پر ناگواریت ابھری۔

"میرے خیال سے آپ کو گھوما پھرا کر بات کرنے کے بجائے سیدھی مدعے کی بات کرنی چاہیے!" وہ اب تک اسے ناسمجھی سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ پھول میرے گھر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی تمھیں۔ تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو آخر۔ جانتے ہو تمھارا یہ عمل میرے کردار کو میری ماں کی نظروں میں مشکوک بنا سکتا ہے۔ میں نے تمھیں جانا تھا کہ تم اوروں سے مختلف ہوں گے لیکن تم نے یہ پھول بھیج کر مجھے غلط ثابت کر دیا اور۔۔۔" وہ ابھی روانی میں اپنی بات کہہ رہی تھی کی عرشمان نے اسے روک دیا۔

اسے ایک لمحہ لگا تھا ساری بات سمجھنے میں۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو کسی بھی بات کی وضاحت دینے کا پابند نہیں ہوں لیکن میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں مجھے اوروں کی طرح سمجھنے کی غلطی ہر گز مت کیجئے گا۔" وہ اپنے آپ پر بہت ضبط کیے بیٹھا تھا۔

ہاتھوں کی رگیں اُبھرنے لگی تھی لیکن وہ تحمل سے بیٹھا تھا۔

"اوروں کی طرح نا سمجھوں تو کیا کروں میں۔ یہ "اس نے بکے کی طرف اشارہ کیا" یہ بھیجنے کا کیا مقصد ہوا۔ میں نے تم سے ہمدردی میں دو چار باتیں کیا کر لیں تم تو پتا نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگے ہو۔ یہ بکے تم نے ہی بھیجا ہے نا بولو۔" اس کے لفظ بہت بے رحم تھے۔ عرشان کی آنکھوں میں سرخی گھلنے لگی تھی لیکن وہ پھر بھی خاموش رہا۔

وہ اپنے لیے سب کچھ برداشت کر سکتا تھا لیکن ہمدردی لفظ سے اسے نفرت تھی۔

"آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ عرشمان نے ہی بھیجا ہے۔" اس سب میں پہلی بار اورہان نے گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا تھا۔ وہ بہت دیر سے یہ سب برداشت کر رہا تھا لیکن اب وہ اور اپنے دوست کے لیے ایسے لفظ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

مئیصہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ عرشمان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اورہان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"کیونکہ میری طبیعت کے بارے میں صرف یہ اور میری ایک دوست جانتی تھی اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ دوست سے پوچھ لیا ہے اگر اُس نے نہیں بھیجا تو انہوں نے ہی بھیجا ہو گا نا۔ کیونکہ یہ جانتے تھے کہ آج میں اسپتال نہیں جاؤ گی۔" اس نے پلٹ کر انگلی سے عرشمان کی طرف اشارہ کیا۔

عرشان ہنوز خاموش بیٹھا رہا۔دل تھا کہ کہہ دے کے یہ میں نے نہیں بھیجا۔

دل تھا کہ کہہ دے کہ مئیصہ تمھارے لفظوں سے مجھے تکلیف ہو رہی ہے لیکن وہ خاموش رہا۔

بس خاموشی سے اس کی باتیں سنتا رہا۔

"بتاؤ عرشان تم نے مجھے یہ کیوں بھیجا۔کل دیر رات کو تم نے مجھے فون کیا میں نے تمھیں کچھ نہیں کہا لیکن تمھاری یہ حرکت میری برداشت سے باہر ہے پلیز مجھے ایسی ویسی لڑکی سمجھنا بند کردو۔"اس بار وہ قدرے دھیمے لہجے میں بولی۔

اسی پل ٹھیک عرشان نے نظریں اٹھا کر مئیصہ کو دیکھا۔

مئیصہ ایک لمحے کے لیے ٹھہر گئی۔

کتھئی آنکھیں ضبط کے بدولت بے تحاشا سرخ ہو رہی تھی۔

جبکہ ان آنکھوں میں تکلیف اور خفگی واضح جھلک رہی تھی۔

مئیصہ نے نامحسوس انداز میں اس سے نظریں چرائی اور وہاں سے چلی گئی۔

کچھ دیر پہلے جو سورج کی کرنیں پورے شہر پر پھیلی تھیں وہ اب مدھم پر چکی تھیں۔

سورج نے اپنا وجود بادلوں کے پیچھے چھپایا تو بادلوں نے اسے اپنے اندر سمالیا۔

اب پورے شہر میں ایک الگ ہی سما تھا گھرے بادلوں کی چھاؤں آسمان پر اپنا قبضہ جما چکی تھی۔

کراچی جیسے گرم شہر میں سردی کا زور بڑھ چکا تھا۔

شہری بدلتے موسم کے تیور دیکھ کر سمجھ چکے تھے کہ رات کو سردی جم کر ہونے والی تھی۔

وہ اب تک اسی حالت میں ڈائینگ ٹیبل کے گرد کرسی پر بیٹھا تھا۔

سامنے ٹیبل پر ناشتے کے لوازمات اب ٹھنڈے ہو چکے تھے۔

اسے یاد آیا تھا کہ وہ کچھ دیر پہلے دل سے ناشتہ کر رہا تھا۔لیکن پھر ناشتہ بیچ میں ادھورا رہ گیا اور اب اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔

اس نے دھیرے سے پلیٹ کو پرے دھکیل کر ایک نظر اورہان کو دیکھا جو اب تک اسی پوزیشن میں کھڑا تھا اور پھر کھڑا ہو گیا۔بنا اورہان پر نظر ڈالے وہ کمرے کی طرف بڑھنے لگا تبھی اورہان اس کی طرف لپکا۔

اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔

"یہ سب کیا تھا عرشمان؟ کون تھی یہ لڑکی اور کس حق سے تمھیں اتنی باتیں سنا کر گئی ہے اور تم۔۔ تم نے اسے کچھ کہا کیوں نہیں اور نا مجھے بولنے دیا۔" اورہان اپنے ہاتھوں کو ہوا میں لہرا کر اس سے جواب طلب کر رہا تھا۔ جواباً عرشمان لب بھینچ کر رہ گیا۔

"اورہان پلیز وہ ایک بہت اچھی لڑکی ہے تم سے درخواست ہے کہ اس کے لیے ایسے لفظ استعمال نہ کرو مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تمھارا یوں انہیں ایسے کہنا۔"

اس کے پر سکون جواب پر اورہان پہلو بدل کر رہ گیا۔

"اچھی لڑکی۔۔اگر وہ اتنی ہی اچھی تھی تو تمھیں وہ سب کیوں کہہ کر گئی۔اسے ذرہ خیال نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔"اس نے عرشمان کو گھورتے ہوئے ایک لمحے کا توقف لیا۔

"اور تم۔۔۔تم بھی خاموش تماشائی بنے سب سنتے رہے! تم نے کیوں کچھ نہیں بولا۔کیا تمھیں بری نہیں لگیں اس کی باتیں۔"اورہان نے بے بسی سے اپنے ہاتھوں کو پہلوں میں گرایا۔

عرشمان پلٹا اور کچھ قدم دھیرے سے آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"زندگی میں شاید ہی مجھے پہلی بار کسی کی بات بری لگی ہے اور شاید اتنی بری لگی ہے کہ میں کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں رہا ہوں اورہان۔" وہ بے بسی سے ہنستے ہوئے دھیرے سے کہہ گیا۔

اورہان فوراً اُس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"جب برا لگا تو اسے بولا کیوں نہیں۔ بتایا کیوں نہیں کہ جیسا وہ سوچ رہی ہے وہ غلط ہے۔" وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھا عرشمان نے گہری سانس اپنے اندر اتاری۔

"مجھے یقین ہے انہیں بہت جلد اپنی اس غلطی کا اندازہ ہو جائے گا۔" اس نے اورہان سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ اورہان بس اسے دیکھتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جب اتنا ہی یقین تھا تو اسے ابھی ہی کیوں نہیں بتایا۔"اورہان نے اسے غصے سے گھورا۔ایک لمحے کے لیے پورے ہال میں سناٹا چھا گیا۔

"تم جانتے ہو میں صفائیاں پیش کرنے کا عادی نہیں ہوں!"اس نے اورہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر عام سے انداز میں کہا اور پھر بنا اس کی کچھ سنے کمرے میں چلا گیا پیچھے اورہان بس اسے افسوس سے دیکھتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

بادلوں کی کالی گھٹا پر اس کی سیاہ آنکھیں ٹکی ہوئیں تھیں۔ سینے پر ہاتھ باندھے وہ اسی لباس میں ملبوس تھی جو کچھ دیر پہلے سلماء بیگم نکال کر گئی تھیں۔

سفید کاٹن کے سوٹ پر اس کی گندمی رنگ ابھر رہی تھی۔ ناک میں پہنی چاندی کی لونگ رِنگ ایک الگ ہی انداز میں چمک رہی تھی۔

بالوں کو پونی کی شکل میں قید کیے وہ ہر بات سے لاپرواہ سلماء بیگم کی باتوں میں الجھی ہوئی تھی۔

اس کے لیے اس سے بڑا جھٹکا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ سلماء جسے اس نے پوری زندگی اپنی ماں سمجھا وہ حقیقتاً اُس کی ماں ہے ہی نہیں۔

جس میں اس نے بچپن سے اپنی ماں کی پرچھائی تلاش کی وہ سرے سے اس کی ماں تھی ہی نہیں۔

اسے یاد نہیں تھا یہ سب کب اور کیوں ہوا تھا۔اس نے تو بچپن سے سلماء بیگم کو ہی

اپنی ماں کے روپ میں دیکھا تھا۔

کیا ان سے پہلے بھی اس کی کوئی ماں تھی؟اس کی سگی ماں!

یعنی کہ اس نے تو آج تک اپنی سگی ماں کو دیکھا ہی نہ تھا۔

کبھی ان کے لمس کو محسوس ہی نہیں کیا تھا۔

اس کے ذہن میں بہت سے سوال ایک ساتھ گردش کر رہے تھے۔

آخر کو اس کی سگی ماں کون تھی!

انہیں کیا ہوا تھا؟سلماء بیگم اس سے اتنی نفرت کیوں کرتی تھیں۔

اور بابا اور سلماء بیگم کی شادی کیسے ہوئی۔

اسے یہ سب اب تفصیل میں جاننا تھا۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھلنے کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی پھر پلٹ کر بالکونی سے باہر نکل کر دروازے کی جانب دیکھا۔

سامنے سلماء بیگم کھڑی تھی جو اسے ہی لبوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے دیکھ رہی تھیں۔

"مہمان آنے ہی والے ہیں کچھ دیر بعد جب میڈ سے تمھیں بلواؤ تو بنا کوئی بدمزگی پیدا کیے باہر آجانا اور چپ چاپ وہاں بیٹھ جانا۔" وہ شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے خبردار کر رہی تھیں۔ زینب انہیں خاموشی سے سنتی رہی بولی کچھ نہیں۔

"اور اگر کوئی غلطی کی تو پھر یاد رکھنا وہ ایک چھوٹی سی غلطی تمھارے باپ کی جان لے جائے گی۔" تمسخرانہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھال کر وہ کمرے سے چلی گئیں پیچھے زینب بے بسی سے پیر پٹخ کر رہ گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب ان کی ملازمہ اسے بلانے آئی تو وہ اپنے بے جان پیروں کو گھسیٹتے ہوئے لاؤنج تک چلی آئی جہاں سلماء بیگم مہمانوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی۔

اس نے بے بسی سے اپنی ماں کو دیکھ کر اپنی آنکھیں زور سے میچیں تھی۔

سلماء بیگم کی زینب پر نظر پڑی تو مسکراتی ہوئی کھڑی ہوئی پھر اسے دونوں شانوں سے پکڑ کر وہ ایک بڑے سے صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔

زینب کسی بے جان وجود کی طرح اس کے ساتھ چلی آئی تھی اس نے ایک نظر اٹھا کر بھی کسی کو نا دیکھا تھا لیکن وہ اتنا ضرور جانتی تھی کہ اس کے دائیں طرف والے صوفے پر دو عورتیں بیٹھیں تھی اور اس کے سامنے ایک لڑکا ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔

سامنے بیٹھے لڑکے نے زینب کو دیکھا تو اس کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔اس نے طیش کے عالم میں اپنی ماں کو دیکھا۔

اس کی ماں گڑ گڑائی۔

www.novelsclubb.com

"سلماء یہ تمھاری بیٹی ہے؟"ان دوعورتوں میں سے ایک نے اسے حقارت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ سلماء بیگم بناوٹی مسکراہٹ اپنے لبوں پر لائیں۔

"جی یہ میری بیٹی ہے۔"انہوں نے زینب کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو زینب آنکھیں میچ کر رہ گئی۔

"موم یہ سب کیا ہے آپ نے کہا تھا لڑکی بہت خوبصورت اور پڑھی لکھی ہے۔" سامنے بیٹھا لڑکا جارحانہ انداز میں کھڑا ہوا تھا۔ زینب نے پہلی بار سامنے بیٹھے لڑکے کو نظر اٹھا کر دیکھا تھا۔

وہ کافی سے زیادہ ہینڈ سم تھا اور اتنا ہی مغرور تھا۔

صوفے پر بیٹھی اس کی ماں نے برابر بیٹھی رشتے والی انٹی کو گھورا تو وہ گڑبڑائی۔

"بیٹا ہمیں تو اس رشتے والی نے یہی کہا تھا۔ سلماء بیگم آپ نے میرے پڑھے لکھے خوبرو بیٹے کے لیے اپنی اس بیٹی کا رشتہ دیا ہے۔ تم نے کہا تھا تمھاری بیٹی بہت خوبصورت ہے یہ خاک خوبصورت ہے اگر اسے بہو بنالیا تو سوسائٹی میں میری کیا عزت رہ جائے گی۔" اس لڑکے کی ماں غصے سے کھڑی ہو کر دبی دبی آواز میں چیخ رہی تھی۔

سلماء بیگم گھبرانے کے بجائے دل ہی دل میں مسکرادی۔

انہوں نے زینب کو دیکھا اور ہلکی سی مسکان اس کی طرف اچھال دی زینب حیران رہ گئی۔

کیا یہ سب انہوں نے جان بوجھ کر کیا تھا۔

ہاں وہ کر بھی سکتی تھیں وہ تو چاہتی تھیں کہ وہ پاگل ہو جائے۔

بے اختیار ہی زینب کی آنکھوں میں آنسوں امڈ آئے۔اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے سلماء بیگم کو دیکھا تھا۔سلماء بیگم شانِ بے نیازی سے منہ پھیر گئی تھیں۔

"ہاں راشدہ میری بیٹی پڑھی لکھی ہے ڈاکٹر ہے ماشاءاللہ۔" وہ اس وقت معصوم بننے کی بھرپور اداکاری کر رہی تھیں۔

"پڑھی لکھی ہے مگر خوبصورت نہیں،موم میں اس لڑکی سے شادی ہر گز نہیں کروں گا چلیں بس یہاں سے۔"اس لڑکے نے غصے سے زینب کو گھورا تھا۔اس کا عمل اس قدر شدید تھا کہ زینب سہم کر رہ گئی۔

وہ لڑکا اپنی ماں کی جانب بڑھا اور ان کو ہاتھوں سے پکڑ کر چلنے کا کہنے لگا۔

"ارے لیکن رو کیں تو ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔" سلماء بیگم فوراًان کی طرف لپکیں۔

"بیٹھ کر بات کرنے کے لیے کچھ نہیں بچا ہے انٹی میں آپ کی بیٹی کو اپنا لائف پارٹنر نہیں بنا سکتا میرا ابھی کوئی امیج ہے۔ آپ کی بیٹی سے شادی کر لوں گا تو دوستوں تک کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہوں گا۔" اس لڑکے نے دو ٹوک انداز میں کہہ کر سلماء بیگم کو ہاتھ کے اشارے سے رک جانے کا اشارہ کیا۔

زینب کی برداشت اب ختم ہوتی جا رہی تھی اس کی سیاہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں چمکنے لگے تھے جو ایک ہی لمحے میں پلکوں کی دہلیز پار کر کے اس کے گال پر پھسل گئے تھے۔

اس نے شرمندگی کے مارے اپنا سر جھکا دیا تو آنسوں سیدھا زمین پر گرنے لگے۔

ماحول میں یک دم ہی تناؤ سا پھیل گیا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اتنی بے عزتی کے بعد زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"لیکن بیٹا۔۔۔" سلماء بیگم دل ہی دل میں ہنس رہی تھی اور باہر ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے ان سے زیادہ تکلیف میں کوئی نہیں ہے۔انہیں اپنی بیٹی کا بہت خیال ہے۔

"بس کہہ دیا ہے نا انٹی کہ میں آپ کی بیٹی سے شادی نہیں کروں گا اور میرے بھی کچھ شرائط ہیں اپنی لائف پارٹنر کو لے کر اور آپ کی بیٹی ان میں سے ایک پر بھی پورا نہیں اترتی۔" اب کے اس لڑکے نے انگلی اٹھا کر سلماء بیگم کو کہا تھا۔سلماء بیگم ابھی جواب میں کچھ کہتی کہ کسی کی آواز نے انہیں بولنے سے روک دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بول تو ایسے رہے ہو جیسے خود آسمان سے اترے ہوئے کوئی شہزادے ہو۔" لاؤنج کے داخلی دروازے پر سے ابھرتی آواز پر سب نے بے اختیار پلٹ کر لاؤنج کے دروازے کے سمت دیکھا تھا۔

دروازے کے بیچ و بیچ ایک ہینڈ سم سا نوجوان سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

بھوری آنکھوں پر بھورے بال اور چہرے پر موجود ہلکی ہلکی داڑھی اس کی شخصیت کو نکھارتی تھی۔

سرمئی رنگ کی فل آستینوں والی شرٹ کے ساتھ نیلی جینس پر وہ جو کوئی بھی تھا کافی پر کشش معلوم ہوتا تھا۔

اس نوجوان کے ساتھ ہی بائیں جانب لک بھگ چالیس پینتالیس سال کی عورت کھڑی تھیں۔

"آپ کی تعریف ؟"اس لڑکے نے آبرو آچکا کر پوچھا تو دروازے کے بیچ و بیچ کھڑا نوجوان مسکرادیا۔

"میری تعریف جو بھی ہو لیکن مجھے تمھاری تعریف کی ضرورت نہیں جانتے ہو کیوں ؟ کیونکہ تمھاری چھوٹی سوچ تمھارے اندر کی شخصیت واضح کرتی ہے۔"اس نوجوان نے چبا چبا کر کہا تو اس لڑکے نے اسے گھورا۔

سلماء بیگم فوراًہاشم صاحب کی چچازاد بہن کو دیکھ کر ان کی طرف لپکی۔

زینب نے بے دردی سے اپنے آنسوں صاف کیے اور اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئ۔

وہ اب یہاں مزید کھڑے ہو کر اپنا تماشا نہیں بنوا سکتی تھی۔

\---

\----

"سلماء یہ کیا تھا۔" کچھ وقت گزرنے کے بعد وہ رشتے والے لوگ جا چکے تھے اور اب وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

سیمہ صاحبہ کی بات پر سلماء بیگم گڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

"ارے آپا کیا بتاؤ بچی کی عمر نکلی جا رہی ہے تو سوچا کہی اچھا سا رشتہ دیکھ کر بات چلا دوں بس اسی سلسلے میں یہ رشتے والے آئے تھے۔" وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"لیکن انٹی یہ سب جو کچھ دیر پہلے ہو رہا تھا وہ بہت غلط تھا۔آپ نے انہیں پہلے ہی کیوں نہیں روکا وہ سب کہنے سے۔"حمزہ نے نا سمجھی سے سلماء بیگم کو دیکھا وہ جواباً خاموش رہی۔

"ہاں جانتی ہوں لیکن اب کیا کروں ہوں نا جو کوئی بھی اسے دیکھنے آتا ہے اس کا گندمی رنگ دیکھ کر واپس چلا جاتا ہے بھلا اب اس میں میرا کیا قصور۔"انہوں نے اپنے چہرے پر بے چارگی سجاتے ہوئے دھیرے سے کہا۔

"قصور تو اس میں اس لڑکی کا بھی نہیں ہے۔اور میرے خیال سے ہمیں رنگوں کا ڈفریس نہیں دیکھنا چاہیے۔جیسے بھی ہیں اللہ نے ہمیں بنایا ہے اور بہت اچھا بنایا ہے

۔"حمزہ نے افسوس سے سر جھٹکا۔ساتھ بیٹھیں سیمہ صاحبہ نے بھی اپنے بیٹے کی بات کی حمایت میں سر ہلایا تھا۔

"ویسے آپا آپ کب آئی کینیڈا سے۔اس بار تو کافی سالوں بعد آئیں ہیں مجھے کہہ دیتی میں ڈرائیور بھیج دیتی۔"سلماء بیگم نے بات کا رخ بدل ڈالا۔

اب ان سب کا دھیان زینب سے ہٹ کر دوسری باتوں میں الجھ چلا تھا۔

سیمہ ہاشم صاحب کی چچازاد بہن تھی جو کینیڈا میں رہائش پذیر تھی سالہ سال پاکستان آتی تھی اور چکر لگا کر واپس چلی جاتی تھی۔

سیمہ صاحبہ کافی سمجھ دار اور سلجھی ہوئی خاتون تھی اور اسی وجہ سے حمزہ بھی انہیں کا عکس تھا نرم دل اور سچائی کا ساتھ دینے والا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شام کے وقت آسمان بادلوں کے بدولت گلابی رنگ سا معلوم ہوتا تھا۔چاند آج آرام کے غرض سے بادلوں کی اوٹ میں چھپا تھا۔

تیز اور سرد ہوائیں شہرِ کراچی پر اپنا بسیرا کر چکی تھیں۔

درختوں کی سرسراہٹ لمحے لمحے بعد چار سو اپنے سُر بکھیرتی نظر آتی تھیں۔

کمرے میں موجود کھڑکی سے تیز ہوا کا جھونکا اندر داخل ہوا تو اس کے شہد رنگ بالوں نے آپس میں حرکت پیدا کی۔

اس نے اپنے چہرے کے گرد جھولتی لٹوں کو کان کے پیچھے کیا اور شوگر کی مشین کو سائڈ ٹیبل پر رکھا۔

آمنہ بیگم بیڈ پر پیر پھیلائے آرام دہ حالت میں بیٹھی تھیں۔ان کے پاس ہی مئیصہ بیٹھی تھی۔

"آپ کی شوگر بڑھی ہوئی ہے ماں۔فالحال آپ میٹھے کا پرہیز کریں اور زیادہ آرام کریں تاکہ آپ کی شوگر کنڑول میں آئے۔"مئیصہ نے فکر مندی سے کہتے ہوئے سائڈ ٹیبل کی دراز میں سے دوائیوں کا ڈبہ نکالا۔آمنہ بیگم ہولے سے مسکرائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹا تم خوامخواہ ٹینشن لے رہی ہو شوگر تو اوپر نیچے ہوتی ہی رہتی ہے!"مئیصہ نے خفگی سے انہیں دیکھا پھر ڈبے میں سے دوائی نکال کر ان کی طرف بڑھائی ساتھ پانی کا گلاس بھی انہیں پکڑایا۔

آمنہ بیگم نے گلاس اور دوائی پکڑی پھر بنا کچھ کہے دوائی کھالی۔

"اب آپ آرام کریں۔"ان کی چادر کو درست کرتی ہوئی وہ کھڑی ہوئی پھر کمرے کی ساری بتیاں بجھا کر باہر نکل آئی۔

باہر نکلتے ہی اس کی سماعتوں سے فون بجنے کی آواز ٹکرائی۔

وہ فوراً لاؤنج میں چلی آئی پھر جھک کر ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھایا جو مسلسل بج رہا تھا۔

ایک غیر شناسا نمبر دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے چونکی پھر کال اٹھا کر فون کان سے لگایا۔

"اسلام و علیکم جی کون بات کر رہے ہیں۔" ناک کو ہلکا سا رگڑتے ہوئے اس نے اپنی آنے والی چھینک کو روکا۔

"وعلیکم السلام میں شایان بات رہا ہوں۔" دوسری جانب سے ایک اجنبی آواز پر مئیصہ چونکی۔ پھر آواز پر غور کرنے لگی۔

"شایان۔۔۔اوہ آپ ڈاکٹر شایان!" مئیصہ نے نا سمجھی سے سوال داغا۔ ماتھے کو مسلتے ہوئے وہ وہی صوفے پر پیر اوپر کر کے بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"جی ٹھیک پہچانا میں ڈاکٹر شایان۔" دوسری جانب کی بات سن کر اس نے سر ہلایا۔ البتہ یہ پوچھنے کی غلطی نا کی کہ آپ کو نمبر کہاں سے ملا۔ ظاہر ہے نمبر نکالنا آج کل کے لوگوں کے لیے مشکل نہیں۔

"جی کچھ کام تھا کیا آپ کو ڈاکٹر شایان؟" اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے اس نے استفسار کیا۔

"جی اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ میں نے صبح آپ کی طبیعت کے بارے میں سنا تھا۔ آپ کو صبح ہی فون کرنا چاہتا تھا لیکن مصروفیات کی وجہ سے نا کر سکا۔" وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دھیرے دھیرے اپنی بات کہہ گیا۔مئیصہ نے ایک گہری سانس لی اور کچھ کہنے کو لب کھولے ہی تھے کہ دوسری طرف کی بات سن کر چونک گئی۔

"آپ کو پھول کیسے لگے ؟"وہ پھولوں کے نام پر شدید حیرت کا شکار ہوئی تھی۔

"پھول؟؟"اس نے دھیرے سے سوال کیا۔دماغ میں کچھ کلک کر کے ابھرا تھا لیکن وہ مسلسل اس کی نفی کر رہی تھی۔

"ہاں میں نے صبح آپ کو سفید پھولوں کا بکے بھیجا تھا۔آپ کو جب ہی بتادینا چاہتا تھا لیکن مصروفیات کے بناپر وقت نہیں ملا کیسا لگا آپ کو؟"اور یہاں مئیصہ نے بے اختیار اپنا سر پکڑا تھا۔اس نے جو ابھی سنا تھا شاید وہ کبھی سننا نہیں چاہتی تھی۔

"و۔۔وہ آپ نے بھیجا تھا۔۔"اس نے اٹک اٹک کر اپنے لفظوں کا ادا کیا۔دل چاہ رہا تھا کہ ابھی وہ اپنی آنکھیں کھولے اور یہ سب کوئی خواب ہو۔

"جی میں نے بھیجا تھا جب مجھے صبح ماہیر سے آپ کی طبیعت کا پتا چلا تو مجھے لگا مجھے آپ کو پھول بھیجنے چاہیے اور ویسے بھی پھول دیکھ کر تو اچھے اچھوں کا موڈ خوشگوار ہو جاتا ہے۔"دوسری طرف شایان مسکرایا تھا۔

مئیصہ کو بے اختیار شرمندگی نے آگھیرا تھا۔

اسے اپنی غلطی کا احساس اب شدت سے ہو رہا تھا۔

وہ جانے ان جانے میں کتنی بڑی غلطی کر گئی تھی۔کتنا کچھ بول دیا تھا اس نے عرشمان کو۔

www.novelsclubb.com

اُف اس نے سر اپنے ہاتھوں میں گرا دیا۔اور بنا کچھ بولے کال کاٹ کر موبائل ٹیبل پر رکھ دیا۔

"یہ میں نے کیا کر دیا یارر!!"اس کے لب ہلے لیکن آواز اتنی مدھم تھی کہ وہ خود اپنی آواز کو ٹھیک طریقے سے نا سن پائی تھی۔

اس کے دماغ میں ہر وہ لفظ گونج رہا تھا جو اس نے عرشمان کو بولا تھا۔

وہ کتنا اچھا تھا اور وہ کتنا برا بنا آئی تھی اسے۔

اس کی ندامت اور بڑھنے لگی تھی۔

اس نے فون اپنے سامنے کیا۔دل میں ایک خیال ابھرا کہ ابھی اسے فون کر کے اپنی غلطی کی معافی کر لے لیکن پھر وہ رک گئی۔

www.novelsclubb.com

اس میں ابھی اس وقت اتنی ہمت نا تھی کہ عرشمان کا سامنا کرتی اس لیے فون واپس ٹیبل پر رکھ دیا اور صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر اپنی نظریں چھت پر مرکوز کر دی۔

رات کے بارہ بجے کا وقت تھا۔ شہرِ کراچی کی سڑکیں نم تھی اور آسمان پر بادل مسلسل گرج رہے تھے ساتھ ہی وقفے وقفے سے بارش بھی جاری تھی جس کہ باعث سرد ہوائیں چاروں اطراف پھیلی تھیں۔

بادلوں کے برسنے کی آواز وہ اپنے پرائیویٹ روم میں باخوبی سن سکتا تھا لیکن ابھی اس کا سارا دھیان ٹیبل پر پھیلی تصاویر پر تھا۔

اس نے جھٹکا کھا کر اپنی ریولونگ چیئر کو گھمایا تو اس کا رخ پیچھے رکھے سفید بورڈ اور ڈیٹکٹو بورڈ کی جانب ہوا۔

وہ کھڑا ہوا پھر سفید بورڈ پر نیلے مارکر سے کچھ لکھنے لگا۔

اسی پل پرائیویٹ روم کے دروازے کے جانب لاک کی آواز ابھری اور اگلے ہی پل دروازہ کھل گیا۔

عمر اندر چلا آیا پھر ٹیبل تک پہنچ کر رک گیا۔

سیف جانتا تھا کہ کون ہو سکتا تھا ہے اس لیے وہ بنا پیچھے دیکھے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کہو تم نے بلایا تھا۔" عمر نے ٹیبل پر دونوں ہاتھ جما کر سرسری سے انداز میں دریافت کیا۔

سیف نے اپنی ریولونگ چیئر گھمائی تو اگلے ہی پل اس کا رخ عمر کے جانب ہوا۔

"بیٹھو بتاتا ہوں۔"اس نے سامنے رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ایک نظر عمر کو دیکھ کر وہ پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گیا۔عمر اس کے اشارے پر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

پھر دھیرے دھیرے اپنی انگلیوں سے ٹیبل کو بجانے لگا۔کافی دیر تک اس کا یہ عمل جاری رہا تو سیف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

عمر کے ہاتھ ٹھہر گئے۔بتیسی کی نمائش کرکے اس نے اپنے ہاتھ کو گود میں گرالیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم نے مجھ یہاں بور کرنے کے لیے بلایا ہے سیف۔"چہرے پر اکتاہٹ جھلک رہی تھی۔سیف اس کے سوال پر سیدھا ہو بیٹھا۔پھر اس کے لب دائیں جانب پھیلے ۔عمر نے کچھ چونک کر اسے دیکھا۔

میجر سیف اور وہ بھی مسکرا رہا تھا کچھ تو بات ضرور تھی۔

"میں نے تمھیں یہ بتانے کے لیے بلایا ہے کہ جو میں ٹھان لیتا ہوں نا پھر چاہے لاکھ رکاوٹیں ہی کیوں نا آجائیں وہ کام کر کے رہتا ہوں۔" سیف ٹیبل پر کہنیاں جما کر تھوڑا آگے کو جھک کر مضبوطی سے بولا تو عمر کی بھنویں اٹھیں۔

"تم محاورے کب سے بولنے لگے!" عمر کے ماتھے پر ڈھیروں بل ابھرے۔ سیف کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

"تب سے ہی جب سے تم جیسے لوگ میری قابلیت کا مزاق بنانے لگے ہیں۔" سیف نے گردن اکڑا کر کہا تو عمر کے ماتھے پر سے بل صاف ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"واہ بھئی لگتا ہے آج میجر سیف کافی اچھے موڈ میں ہیں۔ تو پھر دیکھاؤ اپنی قابلیت کے جلوے!"اس کے لہجے میں شوخی صاف ظاہر تھی۔ سیف نے لاپرواہی سے کندھے آچکا کر چند تصویریں اور رپورٹس اس کے سامنے ٹیبل پر رکھی۔ تو عمر نے فوراً سے آگے بڑھ کر انہیں اٹھا کر دیکھا شروع کیا۔

جیسے جیسے وہ دیکھتا گیا اس کے تاثرات لمحے لمحے بعد بدلتے گئے۔

"یہ ثبوت تمھیں کہاں سے ملے! یہ ثبوت تو پہلے والے ثبوتوں سے بالکل الگ ہے۔ یہ تمھیں کیسے حاصل ہوئے؟"عمر اس مرتبہ حقیقتاً چونکا تھا۔ پھر سیف کو عجیب انداز میں دیکھا۔

"کیا تم۔۔ڈاکٹر حمنہ کے گھر گئے۔۔۔" آگے وہ بول نہیں پایا تھا کیونکہ سیف کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اسے اس کے سوال کا جواب دے چکی تھی۔

"تو تم واقعی ڈاکٹر کے گھر گئے تھے اور یہ ثبوت تم وہیں سے اٹھا کر لائے ہو نا۔" اس کی بے تابی عروج پر تھی۔ سیف نے فوراً سے اپنا سر اوپر نیچے ہلایا۔

"بالکل ٹھیک سمجھ رہے ہو تم عمر۔ میں چند دن پہلے رات کے اندھیرے میں اس ڈاکٹر کے گھر گیا تھا کیونکہ میرا دل یہ ماننے کو تیار ہی نا تھا کہ یہ خودکشی کا کیس ہے۔ پھر تو تم جانتے ہو نا جب تک میں راز کی تہہ تک نہیں پہنچ جانا مجھے چین نہیں آتا۔" عمر نے اسے آنکھیں پٹپٹا کر دیکھا۔ اس کے لیے یہ بات حیران کن تھی۔

"لیکن مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آیا کہ یہ کیس قتل کیسے ہوا۔" اس کی سوئی جیسے ابھی تک وہی اٹکی ہوئی تھی ہاں البتہ چہرے پر حیرانی کے تاثرات واضح تھے۔

سیف سر ہلاتا ہوا کھڑا ہوا پھر عمر کے آگے رکھیں تصاویر اٹھا کر وہ ڈیٹکٹو بورڈ پر ایک ایک کر کے لگانے لگا۔

پھر سفید بورڈ پر لکھے لفظوں کو مٹا کر اس نے نیلا مارکر اپنے ہاتھ میں پکڑا۔

"تمھیں کیا بلکہ زیادہ طر لوگوں کو یہی لگتا ہے کہ جیسے یہ کیس خود کشی کا ہے اور اس کی وجہ پھانسی اور ہاتھ کی نس کاٹنا ہے لیکن کسی نے وہ نہیں سوچا جو میں سوچ رہا تھا کہ اگر حمنہ نے خود کشی کرنی ہی تھی تو ہاتھ کانٹ کر پھر پھانسی کیوں کی سیدھا یا تو پھانسی لے لیتی یا ہاتھ کی نس کاٹ لیتی اور یہ وہ وجہ ہے جس کی وجہ سے مجھے یہ کیس کچھ مشکوک لگا۔ اس لیے میں نے اس کیس پر تفصیلی کام کرنے کی ٹھانی لیکن کچھ حاصل نا ہوا کیونکہ ہمارے پاس سارے ثبوت موجود نہ تھے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی نظریں عمر پر ٹکی تھی۔اس نے توقف لیا تو عمر نے ایک گہری سانس اپنے اندر اتاری جیسے کوئی بڑا مرحلہ حل کرنے جا رہا ہو۔

"اور پھر میں ڈاکٹر حمنہ کے گھر گیا اور مجھے وہاں وہ وہ ثبوت ملے جو ہمارے پاس سرے سے تھے ہی نہیں اور کچھ دن تک کیس پر کام کرنے کے بعد میں جان گیا ہوں کہ یہ کیس کوئی خودکشی نہیں بلکہ مرڈر ہے بس اسے خودکشی کی شکل دینے کی بھرپور کوشش کی گئی تھی۔"اس نے اپنی بات مکمل کی تو عمر اور الجھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اب مجھے یہ جاننے کی بے تابی ہے میجر سیف کے حمنہ کا قتل کس طرح کیا گیا اور کیوں اسے خودکشی کا رخ دیا گیا آپ ذرہ تھوڑا اس پر بھی نظریں کرم فرمائیں گے۔"عمر نے بدمزہ ہو کر کہا تو سیف سر جھٹک کر رہ گیا۔

"ڈاکٹر حمنہ کی لاش ہمیں پنکھے سے لٹکی ہوئی ملی جبکہ ان کا خون پنکھے سے دس سے پندرہ قدم کی دوری پر زمین پر گرا تھا۔ اگر وہ پنکھے پر کھڑی ہو کر اپنا ہاتھ کاٹتی اور پھر خود کو پھانسی لگاتی تو اتنے وقت میں ان کا اچھا خاصہ خون پنکھے کے ٹھیک نیچے زمین پر گر جانا چاہیے تھا مگر اس جگہ اتنا خون تھا ہی نہیں جتنا موجود ہونا چاہیے تھا تو بات صاف ہے کہ ہاتھ انہوں نے پنکھے سے چند قدم کے فاصلے پر ہی کاٹا تھا جہاں خون کی مقدار کافی ہے دیکھو۔"

سیف نے بورڈ پر لگی ایک تصویر پر ہاتھ رکھا جس میں ہرے رنگ کے دھبوں کی صورت میں خون جمع تھا۔

"اتنی دوری پر کھڑی ہو کر ہاتھ کاٹا پھر خود کو پھانسی لگانا سراسر بے وقوفی ہے۔ تو یہاں ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر حمنہ نے خودکشی نہیں کی اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قاتل نے یہ سب کیسے کیا اور کیوں! رائٹ عمر۔" سیف نے ٹھہر کر عمر کو دیکھا۔
عمر نے کسی ٹرانس سی کیفیت میں اپنے سر کو اوپر نیچے ہلایا۔

"جب قاتل حمنہ کے کمرے میں گیا تو وہ کچھ اس طرح کھڑا تھا کہ حمنہ اس کے آگے ہو گی اور وہ اس کے پیچھے اُس نے موقع پاتے ہی بے ہوشی والا رومال حمنہ کے منہ پر رکھ دیا کیونکہ رپورٹس کے مطابق حمنہ کو کھانے میں کوئی بے ہوشی والی دوا نہیں دی گئی لیکن رپورٹس یہ کہتی ہے کہ سانس کے ذریعے ضروران کے اندر بے ہوشی کی دوائی گئی ہے۔ تو یہاں یہ تو صاف ظاہر ہو گیا کہ اسے بے ہوش کیا گیا تھا جب کہ پچھلی والی رپورٹس میں ایسا کچھ نہیں تھا۔" وہ پھر بولتے بولتے رکا۔ عمر اسے بڑی غور سے سن رہا۔ وہ کچھ اس طرح کھڑا تھا کہ عمر بس اس کا آدھا چہرہ دیکھ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"قاتل نے پہلے حمنہ کو بے ہوش کیا اور پھر ٹھیک اسی جگہ جہاں کافی سے زیادہ مقدار میں خون پڑا تھا وہاں اس کے ہاتھ کی ٹھیک وہ نس کاٹی جس سے دل کا تعلق تھا اور میرا اندازہ کہتا ہے کہ حمنہ پھانسی پر لٹکے سے پہلے ہی مر چکی تھی۔

قاتل چاہتا تو بس نس کاٹ کر جا سکتا تھا لیکن شاید وہ اس بات سے واقف تھا کہ حمنہ کچھ دنوں سے مینٹلی بہت ڈسٹرب تھی اور بس اس نے اسی بات کا فائدہ اٹھایا اور اسے پھانسی پر لٹکا کر کیس کو خودکشی کا رخ دے دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ لوگ اس خودکشی کو باآسانی قبول کر لیں گے یہ سوچ کر کہ کچھ دن سے حمنہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔" اپنی بات مکمل کر کے اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ عمر سیدھا ہو بیٹھا۔

"لیکن مجھے ابھی تک یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ اگر قاتل کو حمنہ کو مارنا ہی تھا تو اس کیس کو خودکشی کا رخ کیوں دیا۔ چاہتا تو اسے سیدھا سیدھا قتل کا رخ بھی تو دے سکتا

تھا۔"عمر کے ماتھے پر نا سمجھی کے بل ابھرے۔سیف کرسی کھینچ کر پھر سے بیٹھ گیا

۔

پھر دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر بولا۔

"میرے خیال سے قاتل کچھ نیا کرنا چاہتا تھا قاتل بتانا چاہتا ہے کہ وہ کتنا شاطر ہے ۔کیونکہ اب تک میں نے جتنے بھی اس قاتل کے کیس دیکھے ہیں اس نے سب ڈاکٹر کو بالکل مختلف انداز میں قتل کیا ہے ایک کا بھی قتل کا طریقہ نہیں ملتا۔قاتل نے اس کیس کو خودکشی کا کیس دیا اس لیے کیونکہ اسے لگتا ہے کہ اس جیسا سمجھ دار اور عقل مند کوئی نہیں ہے شاید اس کے مطابق کوئی بھی یہ پہیلی حل نہیں کر سکتا کہ یہ خودکشی ہے یا قتل۔"وہ کسی سوچ میں گم ہو کر یہ سب کہہ دیا تھا۔

"لیکن تم نے یہ پہیلی حل کر دی۔" عمر کے بے اختیار کہنے پر سیف چونکا۔اس کے لب ہلکی سی مسکان میں پھیلے۔

"تم جانتے ہو میرے لیے یہ مشکل نہ تھا ایسی چھوٹی موٹی پہیلیاں تو میں یوں پلک جھپکتے ہی سلجھا لیتا ہوں عمر۔" اس نے گردن کو دھیرے سے سہلاتے ہوئے عام سے انداز میں کہا تو عمر پوری بتیسی نکال کر ہنسا۔

"اسی بہانے کیوں نا ایک ساتھ ڈنر کر لیا جائے۔" عمر نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے شرمیلی سے انداز میں سیف کو دیکھا۔

سیف نے اسے گھور کر دیکھا۔

"اب زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے عمر صاحب جلدی سے اب آپ یہاں سے اپنی شکل گم کرلیں مجھے ابھی اور بھی بہت سے کام کرنے ہے۔"سیف کے جھڑکنے پر عمر منہ بنا کر کھڑا ہوا۔

"جا رہا ہوں لیکن میرا مشورہ ہے کہ تم بھی نا کبھی کبھی کسی سے فری ہو لیا کرو ہر وقت آدم بے زار رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔کچھ رحم کرو پوری ایجنسی کے ایجنٹ اور میجرز تم سے ڈرتے ہیں۔کوئی تم سے بات کرنا کیا مسکرا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ جانتے ہے اگر غلطی سے یہ گستاخی ہو گئی تو تم نا جانے ان کا کیا حال کرو گے۔"عمر ناگواری سے کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔سیف نے افسوس سے سر جھٹکا۔

"اس میں مجھ بیچارے کی کوئی غلطی نہیں ہے تم نے ہی مجھے ناجانے کیا کیا کہہ کر پوری ایجنسی میں بدنام کرر کھا ہے۔میں تو بیچارہ معصوم ہوں مجھے تو ٹھیک سے غصہ کرنا بھی نہیں آتا ہے۔" سیف نے بے چار گی سامنہ بنا کر کہا تو عمر نے پلٹ کر اسے خونخوار نظروں سے گھورا پھر بنا کچھ کہے دروازہ پار کر گیا۔

پیچھے سیف پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کل رات مسلسل بارش کے بدولت موسم میں خنکی بڑھ چکی تھی۔ بادلوں سے ڈھکا آسمان کراچی کے شہریوں کا موڈ خوشگوار کرنے کے لیے کافی تھا۔

وہ تیزی سے اپنے قدموں کو اٹھاتے ہوئے ہر اس اس جگہ جا رہی تھی جہاں ماہیر کے ہونے کا گمان بھی ہو۔

اب کہ اس کا رخ کینٹین کی جانب تھا۔

ہلکے بھورے رنگ کی لمبی کمیز پر اس نے سفید رنگ کی جینس پین رکھی تھی۔

شہد رنگ بال آج پونی کی شکل میں قید تھے جبکہ چہرے پر سنجیدگی تاری تھی۔

کینٹن میں اپنی نظریں ارد گرد گھوما کر وہ گھومی لیکن پھر واپس پلٹی۔ ماہیر میڈم ایک کونے والی ٹیبل پر بیٹھی اسٹوبیری شیک سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔

مئیصہ ایک گہری سانس لے کر رہ گئی پھر اس کی جانب بڑھی اور کچھ ہی پل بعد وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

ماہیر سامنے مئیصہ کو دیکھ کر چونکی لیکن پھر اگلے ہی پل سامنے رکھا جوس پھر سے پینے لگی۔

"جب میں نے تم سے کل پوچھا تھا کہ تم نے میری طبیعت کے بارے میں کسی کو بتایا ہے کہ نہیں تو تم نے انکار کیوں کیا ماہیر؟" وہ ماہیر کو گھورتے ہوئے دبی دبی آواز میں بولی تو ماہیر نے فوراً سے جوس پرے کیا۔اور سیدھی ہو بیٹھی۔

"میں نے واقعی کسی کو نہیں بتایا تھا یار۔" ماہیر کے معصومانہ انداز پر مئیصہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"توڈاکٹر شایان کو کیا میری روح نے آکر بتایا تھاماہیر!" وہ دانت پیس کر بولی توماہیر کی رنگ بھک سے اڑ گئی۔ذہن میں کچھ یاد سا آیا تھا۔اس نے بے اختیار اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"او سوری سوری۔۔وہ مجھے بالکل یاد نہیں رہا یار۔وہ اس اسپتال کے ہیڈ ہے تمھاری غیر موجودگی کی وجہ بتانا ناضروری تھا یار۔" ماہیر کے جلد بازی سے کہنے پر مئیصہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔

"لیکن ہوا کیا ہے تم اتنی ٹینشن میں خیریت ؟" ماہیر نے مشکوک انداز میں اسے دیکھا۔مئیصہ بس اسے دیکھتی رہ گئی۔

"کچھ بہت کچھ ہو گیا ہے جانتی ہو تمھاری اس چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے میں نے عرشمان کو اتنا سنایا ہے کہ اب میں خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی ہوں۔"اس نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ماہیر کچھ آگے ہوئی۔

"کیا کہہ رہی ہو کھل کر کہو کیا کہہ دیا تم نے عرشمان کو۔"ماہیر کو اب آگے کی بات جاننے کی جلدی تھی۔

"وہ کل ڈاکٹر شایان نے ایک پھولوں کا بکے بھیجا تھا اور اس پر لکھا تھا گیٹ ویل سوں،اور میری طبیعت کے بارے میں تو صرف تمھیں اور عرشمان کو پتا تھا نا۔تم سے پوچھنے پر تم نے بتایا کہ تم نے اس بارے میں کسی کو نہیں بتایا تو مجھے وہ پھول بھیجنے والا عرشمان لگا۔۔"ماہیر کو دیکھتے ہوئے اس نے توقف لیا۔ماہیر اسے پوری محویت سے سن رہی تھی۔

"تو پھر آگے۔" ماہیر نے بے تابی سے پوچھا تو مئیصہ کا سر مزید جھک گیا۔

"تو وہ بکے اٹھا کر میں عرشمان کے گھر چلی گئی اور وہاں اسے بہت سنایا۔ سچ کہوں تو مجھے خود نہیں پتا کہ مجھے بکے دیکھ کر کیا ہوا تھا لیکن اس وقت میں خود پر قابو کھو چکی تھی نہیں جانتی تھی کہ کیا کچھ کہہ رہی ہوں میں اسے۔ میں تو جلد بازی کرنے والی انسان ہوں ہی نہیں۔" اس نے نظریں اٹھا کر ماہیر کو دیکھا۔

صدمے کی حالت میں ماہیر کی آنکھیں پھیلیں۔ اسے ابھی تک جیسے مئیصہ کی باتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔ ماہیر کی صدمے سے پھیلی آنکھیں دیکھ کر مئیصہ کو اور زیادہ شرمندگی نے گھیر لیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو مئیصہ۔ تم جانتی بھی ہو تم کیا کہہ رہی ہو۔ایک بار مجھے ہی اس بارے میں بتا دیتی تو میں تمھیں بتا سکتی کہ عرشمان ایسا لڑکا نہیں ہے جیسا تم اسے سمجھ گئی تھیں۔" اس کا ماتھا شکن آلود ہوا۔آواز میں افسوس کا عنصر صاف واضح تھا ۔

"یار میں خود نہیں جانتی کہ مجھے کیا ہوا تھا لیکن اب مجھے اپنے کیے پر بہت پچھتاوا ہو رہا ہے۔میں اس سے اپنی غلطی کی معافی بھی مانگنا چاہتی ہوں لیکن ڈر لگ رہا ہے کہ اگر اس نے بھی مجھے کچھ کہہ کر اپنا کل کا بدلا پورا کر لیا تو!" ماہیر کا ماتھا صاف ہوا۔ اسے مئیصہ چہرے سے کافی پریشان لگ رہی تھی۔

"تم ٹینشن نا لو وہ ایسا نہیں ہے اور یہ تو اچھی بات ہے کہ تمھیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اب تمھیں جو ٹھیک لگتا ہے کرو۔اور شاید میرا نہیں خیال کہ اسے

تمھاری باتوں کا برا لگا ہو گا وہ بہت لاپرواہ سا ہے اسے فرق نہیں پڑتا کہ کون اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے اور نا تو وہ صفائیاں دینا پسند کرتا ہے۔" ماہیر ایک لمحے کے لیے رکی۔

"میرا خیال ہے تم اسے فون کرو اور سوری کہہ کر بات ختم کر دو!" ماہیر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور پھر مئیصہ کے کندھے کو ہلکا سا تھپتھپاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔اس لیے تاکہ مئیصہ آرام سے وہ کر سکے جو اس کا دل کہتا۔

مئیصہ کچھ دیر تک ٹیبل کو گھورتی رہی پھر جیسے اس نے ایک لمحے میں فیصلہ کیا اور فون اٹھا کر عرشان کا نمبر ملانے لگی۔

بیل جا رہی تھی پھر کافی دیر بعد فون اٹھا لیا گیا۔

"جی کہیں؟" عرشمان نے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔مئیصہ ایک پل کے لیے گڑبڑائی۔

"وہ عرشمان مجھے پوچھنا تھا کہ کیا آج تم فری ہو مجھے تم سے مل کر کچھ ضروری بات کرنی ہے۔" وہ کافی دیر تک خاموش رہی جیسے بات کرنے کے لیے لفظ تلاش کر رہی تھی۔دوسری جانب عرشمان ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"سوری آج میں بزی ہوں اگر آپ کو کوئی اہم بات کرنی ہے تو آپ فون پر ہی کر سکتی ہیں۔" اس کے لہجے میں اجنبیت جھلک رہی تھی۔مئیصہ کو تکلیف ہوئی۔

"نہیں کوئی جلدی نہیں اگر تم آج بزی ہو تو کوئی بات نہیں ہم کل مل لیتے ہے لوکیشن میں تمھیں بھیج دوں گی۔" اس کا دھیمہ لہجے عرشمان کو بہت کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ ابھی کچھ بھی سنے کے موڈ میں نہ تھا۔

"ٹھیک ہے اللہ حافظ۔" اس نے کال کھٹاک سے کاٹ دی۔ پھر اس کی نظریں بھٹکتی ہوئی دور ٹیبل پر رکھے بکے پر پڑی جس کے پھول اب ہلکے ہلکے مرجھا چکے تھے۔

کل وہ اور ہان کے گھر سے واپسی پر اس بکے کو بھی اٹھالایا تھا نا جانے کیوں دل گوارا نہیں کر رہا تھا کہ وہ یہ بکے وہی چھوڑ آئے۔

کچھ بھی تھا مئیصہ کی باتوں سے وہ ہرٹ ہوا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ آج مئیصہ سے ملنے نہیں گیا تھا۔

دوسری طرف اس کے یوں فون کاٹ دینے پر مئیصہ حیران ہوئی پھر سر جھٹکتی ہوئی
اپنے آفس روم کی طرف بڑھ گئی۔

رات کے اس وقت سب گھر والے ہاشم ولا کے ڈائینگ ایریا میں موجود کھانے سے
انصاف کر رہے تھے۔

حمزہ کی بار بار نظریں بھٹک کر ڈائینگ روم کے دروازے کی جانب اٹھ رہی تھی۔

لیکن نظریں جس کی متلاشی تھی وہ آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ کہی نا کہی اسے
زینب سے ہمدردی محسوس ہو رہی تھی

اس نے پلیٹ پر سے نظریں ہٹا کر اپنی ماں کو دیکھا جو سلماء بیگم سے باتوں میں مصروف تھی۔

اس نے افسوس سے سلماء بیگم کو دیکھا تھا نا جانے کیسی ماں تھی جیسے اپنی اولاد کی پرواہ ہی نہ تھی انہیں یہ فکر ہی نا تھی کہ ان کی بیٹی ایک دن سے کمرے میں بند ہے۔

ایک طرف ہاشم صاحب سربراہی کرسی پر بیٹھے تھے۔

"انٹی کیا زینب آج بھی کھانے پر نہیں آئے گی؟ وہ کل سے اپنے کمرے میں بند ہے آپ نے کھانا کا پوچھا تو ہوگا نا اس سے؟" وہ سنجیدگی سے سلماء بیگم کو دیکھ رہا تھا۔

سلماء بیگم یکدم گڑبڑا سی گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہا۔۔ہاں بیٹا میں گئی تھی صبح بھی اس کے پاس ناشتے کا کہنے لیکن وہ اندر سے کمرہ بند کر کے بیٹھی ہے میری ایک نہیں سن رہی ہے، مجھے خود اس کی بہت ٹینشن ہو رہی ہے میری بچی کل سے بھوکی ہے۔"انہوں نے اپنی گڑبڑاہٹ پر قابو پاتے ہوئے تحمل سے بولا۔

حمزہ سر ہلاتا ہوا کرسی دھکیل کر کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا بیٹا کیا جا رہے ہو کھانا تو کھاؤ۔"ہاشم صاحب اسے کھڑا ہوتا دیکھ فوراً بولے۔

www.novelsclubb.com

"بس انکل میں کھانا کھا چکا ہوں اب تھوڑا ریسٹ کروں گا۔"اس نے فٹ سے کہا اور ڈائننگ ایریہ سے باہر نکل گیا۔

اب اس کے قدم اپنے کمرے میں جانے کے بجائے کچن کی جانب تھے۔

کچن سے تھوڑی دیر بعد وہ نکلا تو ہاتھ میں کھانے کی ٹرے کا اضافع ہو چکا تھا۔اس کے قدموں کا رخ اب کے زینب کے کمرے کے جانب تھا۔

اور کچھ ہی وقت بعد وہ زینب کے کمرے کے باہر کھڑا تھا۔

اس نے ایک گہرا سانس لے کر دروازے کو ہلکا سا نوک کیا پر اندر سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔اس نے غیر ارادی طور پر لاک پر ہاتھ رکھ کر گھومایا تو وہ چونک گیا۔

دروازہ اندر سے لاک نہیں تھا لیکن ابھی کچھ دیر پہلے تو سلماء انٹی کہہ رہی تھی کہ دروازہ اندر سے بند ہے!

اس کے ماتھے پر نا سمجھی کے ڈھیروں بل پڑے تھے۔

وہ جھوٹ کہہ رہی تھیں یا سچ؟

اس نے اپنی سوچوں سے چھٹکارا پانے کے لیے سر جھٹکا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

وہ گھٹنوں میں سر دیے گم سم سی بیڈ پر بیٹھی تھی۔ سیاہ آنکھوں میں سرخی گھلی تھی جبکہ آنکھیں مسلسل رونے کے باعث سوجھ چکی تھی۔

وہ کل رات سے مسلسل اپنے کمرے میں بند تھی۔ لیکن ابھی تک کسی نے پلٹ کر اس کا حال پوچھنے کے توفیق تک نا کی تھی

کمرے کی خاموشی میں خلل پیدا ہوا تو زینب نے دھیرے سے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے حمزہ کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک گئی۔

"آپ یہاں۔" وہ بولی تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسی اس کی آواز گھٹ گھٹ کر نکل رہی ہوں۔ہلک حد درجہ سوکھ رہا تھا۔

"جی جب آپ اپنا خیال نہیں رکھیں گی تو کسی کو تو رکھنا پڑے گا نا۔" اس نے بولتے ہوئے ٹرے کو تھوڑا اوپر کیا۔اس نے غور سے زینب کے چہرے کو دیکھتا تھا جو حد درجہ رونے کے باعث اتر رہا تھا۔سیاہ آنکھیں سوجھ رہی تھی جبکہ بال جوڑے کی شکل میں بکھر رہے تھے۔

اسے یکدم ہی اس کی حالت پر ترس آیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں اپنے لیے ترس دیکھ کر زینب نے سختی سے اپنا رخ موڑ لیا۔

"آپ یہاں سے چلے جائیں۔" گال پر بہنے والے آنسو کو اس نے بے دردی سے صاف کیا تھا۔ یکایک اس کے لہجے میں سختی در آئی تھی۔

"چلا جاؤں گا لیکن بشرط یہ کہ آپ یہ سارا کھانا ختم کریں گی" اس نے اس کے لہجے کے برعکس نرمی سے کہا اور ٹرے کو بیڈ پر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"میرا کچھ بھی کھانے کو دل نہیں ابھی۔" اس نے بے دلی سے کھانے کو دیکھ کر نظریں پھیل لیں۔ حمزہ ایک گہرا سانس بھرتا ہوا بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گیا۔

"کھانے سے کیسی ناراضگی زینب، اپنے لیے نا سہی اپنے سے جڑے رشتوں کے لیے ہی یہ کھا لیں!" حمزہ کی بات پر زینب اداسی سے مسکرائی۔

"میرا کوئی نہیں ہے اس دُنیا میں۔" زینب کے اداسی سے کہنے پر حمزہ بس لب بھینچ کر رہ گیا کہتا بھی کیا!

"آپ اس لڑکے کی بات پر دکھی ہے نا۔" اس نے لب کو کترتے ہوئے سوال داغا۔

"نہیں میں کیوں دکھی ہونے لگی بھلا دکھی تو وہ ہوتے ہیں جن کے پاس دل ہوتا ہے میرے پاس تو دل ہی نہیں اور اگر ہے بھی تو اب وہ پتھر کا بن چکا ہے یا لوگوں کے رویوں اور باتوں نے بنا دیا ہے۔" اس کا لہجہ اس پر ہوئے ظلم کی کہانی چیخ چیخ کر بتا رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ آپ کی ساتھ کیا ہوا ہے اور کس نے کیا ہے میں بس یہ کہوں گا کہ لوگوں کی باتوں کا اثر لینا چھوڑ دیں۔ یہ زندگی آپ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر بندے کو بڑی محبت سے بنایا ہے اس لیے پلیز لوگوں کی باتوں کی وجہ سے اپنا آپ برباد نا کریں۔ آپ خوبصورت ہے ظاہر سے بھی اور باطن سے بھی بس آپ کو ایک بار خود کو پہنچانا ہے پھر دیکھیے گا کوئی آپ کی پہچان آپ سے نہیں چھین سکتا۔" حمزہ نے کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جما کر کہا۔

زینب نے اپنی سیاہ آنکھیں اس پر جما دی۔

اسے وہ بالکل اپنے بابا کی طرف لگا تھا۔

اس کی باتیں بالکل اس کے بابا جیسی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مجھے امید ہے میری بات آپ کو سمجھ آگئی ہو اب پلیز یہ کھانا کھا لیجیے گا۔" تحمل سے کہہ کر وہ کھڑا ہوا ایک نظر زینب کو دیکھا جو اسے ہی اپنی سیاہ آنکھوں سے دیکھ رہی تھی پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

پیچھے زینب کافی دیر تک ویسے ہی بیٹھی رہی پھر کچھ سوچ کر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔

--

www.novelsclubb.com

آسمان پر بادلوں کی چادر بچھے آج تیسرا دن تھا۔ سورج کی نرم گرم دھوپ دیکھنے تک کو شہری ترس چکے تھے لیکن فلحال بادلوں کو ان پر رحم نہیں آرہا تھا وہ بے رحم بنے آسمان پر ڈیرا جمائے بیٹھے تھے۔

وہ اس وقت کراچی کے مشہور کیفے میں بیٹھا مئیصہ کا منتظر تھا۔ وقفے وقفے سے وہ اپنی ہاتھ میں پہنی گھڑی پر بھی نظر ڈورا رہا تھا۔ مئیصہ اب تک نہیں پہنچی تھی یا شاید وہ ہی اس کے بتائے وقت سے پہلے آچکا تھا۔

نیلے رنگ کی ہوڈی پر سفید جینس، بے ترتیب سے ماتھے پر بکھرے بھورے بال، اور تروتازہ چہرہ۔

اس نے بلاارادہ تھوڑا آگے کو جھک کر سامنے رکھی ٹیبل پر سے اپنا فون اٹھایا۔ اور تھوڑی فاصلے پر بنی گلاس وال کو دیکھا جس میں سے سفید بادلوں سے ڈھکا آسمان واضح دیکھائی دیتا تھا پھر اچانک ہی اس کی نظر غیر ارادی طور پر کیفے کے مین انٹرس پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

اس کی کتھئی آنکھیں ایک لمحے کے لیے ٹھہر گئی۔

دور بہت سے لوگوں کے ہجوم میں اسے مئیصہ بالکل الگ دیکھائی دے رہی تھی۔ جو ناجانے دوسری سمت کس کو تلاش رہی تھی۔

سفید ٹراؤزر کے ساتھ گھٹنوں تک آتی سفید رنگ کی کرتی پہنے سرمئی شال کو کندھوں پر ڈالے شہد رنگ بالوں کو شانوں پر کھلا چھوڑے اسے وہ بادلوں کے حسین منظر سے بھی زیادہ حسین لگی تھی۔

کیفے کی گہما گہمی جیسے کہی دور جاسوئی تھی۔

اس کے دل نے اعتراف کیا تھا کہ وہ سب سے الگ تھی سب سے منفرد۔

مئیصہ اس کی طرف پلٹی تو اس نے فوراً سے اپنی نظروں کا ارتکاز بدلہ اور فون کو بے وجہ ہی دیکھنے لگا۔

مئیصہ عرشمان کو دیکھ کر اس کی طرف پلٹی اور پھر کچھ ہی لمحے بعد وہ متوازن چال چل کر اس تک پہنچ گئی۔

اسے ایک نظر دیکھ کر اس نے دھیرے سے کرسی کھینچی اور اس پر بیٹھ گئی۔

پرس کو ٹیبل پر رکھ کر اس نے عرشمان کو دیکھا۔

لیکن عرشمان کو ہنوز فون میں مصروف دیکھ کر مئیصہ نے دھیرے سے گلا کھنگارا لیکن عرشمان پھر بھی متوجہ نا ہوا۔

فون پر نظریں جمائے عرشمان کے لیے بہت مشکل تھا سامنے بیٹھی لڑکی کو نظرانداز کرنا۔

کافی دیر تک وہ ایسے ہی لاتعلق ہی بیٹھا رہا اور مئیصہ نے بھی اسے مخاطب کرنا ٹھیک نا سمجھا وہ بس خاموشی سے بیٹھ کر اس کے فارغ ہو جانے کا انتظار کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

مئیصہ کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے اب عرشمان کے مشکل ہو رہا تھا کہ وہ اسے نظر انداز کرے۔اس لیے ہارے ہوئے انداز میں موبائل کو ٹیبل پر رکھ کر سیدھا ہو بیٹھا۔

اسے آج اس بات کا اندازہ ہوا تھا کہ وہ اس دنیا میں لاکھوں لوگوں کو نظر انداز کر سکتا ہے لیکن مئیصہ سکندر علی کو نظر انداز کرنا اس کے لیے انتہائی مشکل کام تھا۔

اور یہ شاید پہلا مشکل کام تھا اس کی زندگی میں جو وہ بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"جی بولیں کیا بات کرنی تھی آپ نے۔"اس نے سرسری سے انداز میں ہاتھوں کو باہم ملاتے ہوئے پوچھا۔البتہ نظریں اب اس پر ٹھہر گئی تھیں۔

اس کے سوال پر مئیصہ نے گہری سانس لی اور کافی دیر تک خاموشی سے اسے دیکھنے لگی جیسے وہ بولنے کے لفظ تلاش رہی ہو۔

"دراصل مجھے تم سے اپنے کل کے رویے کی وجہ سے سوری کہنا تھا۔"مئیصہ نے بالکل دھیرے سے کہا اتنا کہ صرف سامنے بیٹھا عرشمان ہی اس کی بات سن پایا۔

مئیصہ کی بات پر سامنے بیٹھا عرشمان ہولے سے ہنستے ہوئے کرسی کی پشت سے کمر ٹکا گیا۔ پھر اگلے ہی پل سیدھا ہو بیٹھا۔

مئیصہ اس کے بدلتے اندازوں کو بخوبی دیکھ رہی تھی۔اور بہت شدت سے اس کے کچھ بولنے کی منتظر تھی۔

"مجھے آپ کی سوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر مئیصہ!"اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔مئیصہ نے ایک لمحے کے لیے سانس روک کر اسے دیکھا۔

"اگر اس کے علاوہ آپ کو کچھ اور بات کرنی ہے تو کر سکتی ہیں۔" اب کے اس کا لہجے میں نرمی گھلنے لگی تھی۔ مئیصہ حیرت سے اسے دیکھے گئی۔

جس سے وہ پہلے ملی تھی یہ وہ والا عرشمان تو نا تھا؟ یہ تو دوسرا ہی تھا جس کے لہجے میں اسے پرانے والے عرشمان کی جھلک بالکل دیکھائی نہیں دیتی تھی۔

کیا وہ اس سے سخت خفا تھا؟

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟" نا جانے کیسے اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا۔

عرشمان چونکا ساتھ مئیصہ بھی اپنے سوال پر چونکی۔ پھر کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی پھر جیسے اچانک عرشمان نے اپنے دل میں کچھ ٹھانا۔

اس نے ایک گہری سانس خارج کی اور ہاتھوں کو ٹیبل پر ٹکا کر بولنا شروع کیا۔

"جانتی ہیں میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں فرق نہیں پڑتا کہ دوسرا اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے کیا کہتا ہے۔مجھے پرواہ نہیں اور نا ہی میں صفائیاں دینا پسند کرتا ہوں لیکن نا جانے کیوں اس دن آپ کی کہی باتیں مجھے بہت بری لگی، دل کیا آپ کو صفائی دوں! آپ کی غلط فہمی دور کروں لیکن پھر میں رک گیا۔" اس نے مئیصہ کو دیکھتے ہوئے توقف لیا۔

اس کا سپاٹ لہجہ دھیرے دھیرے نرمی میں تبدیل ہو رہا تھا۔

مئیصہ اسے بہت غور سے سن رہی تھی اس کے خاموش ہونے پر شرمندگی کے مارے اس نے اپنا سر جھکا دیا۔

"سوچا آپ سے ناراض ہو جاؤں لیکن پھر آپ کی اس رات کہی بات یاد آگئی کہ ہمارے بیچ ناراضگی والا تو کوئی تعلق ہے ہی نہیں۔" اس نے افسردگی سے مسکراتے ہوئے مئیصہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

مئیصہ نے دھیرے سے اپنی شہد رنگ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔دونوں کی نظریں ملیں۔

ان آنکھوں میں شرمندگی صاف واضح تھی۔

"اور مجھے یقین ہے اگر میں غلطی سے آپ سے ناراض ہو بھی جاتا تو آپ کو کچھ فرق نہیں پڑنا تھا۔۔"وہ اب خاموش ہو چکا تھا۔جو بھی دل میں تھا وہ سب کہہ چکا تھا۔

"لیکن مجھے فرق پڑا تبھی تو تمھاری ناراضگی دور کرنے آئی ہوں!"آج زبان شاید اس کے قبضے میں نا تھی اسے اب احساس ہو رہا تھا۔عرشمان اس کے یکدم کہنے پر بری طرح چونکا تھا کیونکہ شاید اس نے زندگی میں کبھی ایسی بات کی مئیصہ سے امید نہیں باندھی تھی۔

اس کا خراب موڈ یکدم ہی بحال ہوا۔ چہرے پر پرانے والے عرشمان کی جھلکیاں جھلک اٹھیں۔

"میرے خیال سے آپ یہاں اپنی غلطی کی معافی مانگنے آئیں تھی نا کہ ناراضگی دور کرنے۔" اس نے فوراً موضوع بدلا۔ اس کے شوخی سے کہنے پر مئیصہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"کیا تم سچ میں ایسا چاہتے ہو کہ میں تم سے معافی مانگوں؟" مئیصہ نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا۔ عرشمان اس کے انداز پر دھیرے سے ہنسا۔

"نہیں شاید میں ایسا بالکل نہیں چاہ سکتا۔ زندگی میں کبھی بھی کسی بھی موڑ پر میں آپ کو خود کے آگے جھکتا نہیں دیکھ سکتا!" شہد رنگ آنکھوں میں آنکھیں ڈال عرشمان نے بے حد نرمی سے کہا تو مئیصہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

"میرے خیال سے ہمیں کچھ آڈر کر لینا چاہیے۔" مئیصہ نے ماتھے کو مسلتے ہوئے ارد گرد نظر ڈالتے ہوئے کہا تو عرشمان نے سر ہلاتے ہوئے دور کھڑے ویٹر کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا اور کچھ دیر بعد ویٹر آڈر لے کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے ایک بات پوچھوں کیا سچ میں آپ کے اسپتال میں کامیاب ڈاکٹرز کے قتل ہو رہے ہیں یا صرف یہ محض افواہیں ہیں!" عرشمان نے کان کی لو کو چھوتے ہوئے پوچھا۔ مئیصہ نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا اور پھر سر کو دھیرے سے ہلایا۔

"ہاں یہ محض افواہیں نہیں ہے بلکہ سچ میں بے قصور ڈاکٹرز کو مارا جا رہا ہے۔ کامیاب ڈاکٹرز اپنی جانوں سے ہاتھ دھو رہے ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس کی شہد رنگ آنکھوں میں تکلیف جھلکی تھی۔ عرشمان مئیصہ کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"میرا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آیا کہ کیوں قاتل صرف کامیاب ڈاکٹرز کو ہی مار رہا ہے خاص کر فی میلز۔" عرشمان نے ناسمجھی سے سوال داغا۔ مئیصہ نے دھیرے سے کندھے آچکائے۔

"معلوم نہیں۔" اب دونوں کے درمیان بات کا رخ بدل چکا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مئیصہ کا دل یکدم اداس ہوا تو وہی عرشمان اسی بارے میں سوچ میں گم تھا کہ اچانک اس نے چونک کر مئیصہ کو دیکھا۔مئیصہ عرشمان کے چونکنے پر حیران ہوئی۔

عرشمان فوراً تھوڑا آگے کو ہوا اور ابھی بولنے کے لب کھولے ہی تھے کہ اتنی ہی دیر میں ویٹر ان کی ٹیبل پر آڈر لیے چلا آیا۔

عرشمان ایک لمحے کے لیے کچھ کہتے کہتے ٹھہر گیا لیکن چہرے سے بے چینی کے تاثرات واضح تھے۔

ویٹر کے جاتے ہی عرشمان نے فوراً پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ بھی اپنے اسپتال کے کامیاب ڈاکٹرز میں شامل ہوتی ہیں مئیصہ ؟"اس کے لہجے میں بے چینی واضح تھی۔مئیصہ کے لب دائیں جانب پھیلے۔

"ہاں کہہ سکتے ہے لیکن مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"اس نے کافی کے کپ کو اٹھا کر لبوں سے لگایا۔ عرشمان اسے بس دیکھتا رہ گیا۔

"لیکن مجھے پڑتا ہے ایسے تو آپ کی جان بھی خطرے میں ہے۔"مئیصہ کی لاپرواہی پر عرشمان کا دل کیا اسے کھڑی کھڑی سنائے کیسی بندی تھی جیسے اپنی جان کی ہی پرواہ نہ تھی۔

"ہاں لیکن مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں۔"اس نے کافی کا کپ واپس ٹیبل پر رکھ دیا اور عرشمان کو دیکھا جس کی کتھئی آنکھوں میں خفگی در آئی تھی۔

"لیکن مجھے آپ کی جان کی پرواہ ہے۔" اس کے بے ساختہ کہنے پر مئیصہ ٹھہر کر رہ گئی۔ دل کی دھڑکنیں ایک لمحے کے لیے رک سی گئی تھی۔ عرشمان اسے ہی اپنی کتھئی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ مئیصہ نے فوراً سے اپنی نظریں کتھئی آنکھوں سے چرائیں۔ کبھی کبھی اس کی آنکھوں میں دیکھنا بہت زیادہ مشکل ہو جاتا تھا۔

"میرے خیال ہے کافی دیر ہو چکی ہے میں جس کام کے لیے آئی تھی وہ ہو چکا ہے اب مجھے چلنا چاہیے۔" مئیصہ نے فوراً بات کا رخ بدلا ٹھیک اسی پل آسمان پر بادلوں کی گرج چمک کے آواز ابھری۔ دونوں نے بیک وقت گلاس ونڈو سے باہر آسمان پر دیکھا۔

"تم فکر نا کرو وہ قاتل اتنی جلدی مجھ پر وار نہیں کرے گا کیونکہ وہ کہی نہ کہی اس بات سے لاعلم ہے کہ میں اس کے لیے آسان شکار بالکل نہیں ہوں۔ مجھ پر وار

کرنے کے لیے اسے اپنی تمام تر طاقت لگانی پڑے گی اور وہ ابھی ایسا کچھ نہیں کرے گا!"اس بار اس کا لہجہ کافی مضبوط تھا۔عرشمان اس کے لہجے کی مضبوطی دیکھ تھوڑا مطمئن ہوا۔

"ہاں اس سے پہلے بارش ہمیں یہی ٹھہرنے پر مجبور کر دے۔"عرشمان بادلوں پر نگاہیں ٹکا کر لاپرواہی سے بولا۔اور اگلے ہی پل دونوں ایک ساتھ اپنی اپنی کرسیوں سے کھڑے ہوئے۔

مئیصہ نے ٹیبل پر سے بیگ اٹھا کر کندھے پر ڈالا۔عرشمان نے موبائل کو جیب پر ڈال کر مئیصہ کو دیکھا۔

"پھر ملاقات ہوتی ہے، اپنا خیال رکھیے گا اپنے لیے نا سہی لیکن اپنے سے جڑے ان رشتوں کے لیے ہی جن کی آپ پرواہ کرتے ہیں۔" ایک بھرپور مسکراہٹ اس کی طرف اچھال کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ مئیصہ دھیرے سے پلٹی اور اسے دیکھنے لگی جواب اس سے کافی دور جا چکا تھا۔ پھر خود بھی سر جھٹکتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ پیدل چلتے ہوئے پارکنگ ایریا سے نکل رہی تھی۔

پارکنگ میں رش ہونے کی وجہ سے اس نے اپنی گاڑی کیفے سے دور ایک سڑک کے کنارے لگائی تھی۔ اور اب وہ پیدل چلتے ہوئے گاڑی کی طرف ہی بڑھ رہی

تھی کہ ٹھیک اسی وقت آسمان پر بادلوں میں گرج پیدا ہوئی اور اگلے ہی لمحے بارش کی موٹی موٹی بوندھی اسے بھگونے لگی۔

"اللہ بادلوں کو بھی ابھی برسنا تھا۔" اس نے جھنجھلا کر آسمان پر نظر ڈالی اور بادلوں کو کچھ اس قدر خفگی سے دیکھا جیسے کسی انسان کو دیکھ رہی ہو لیکن شاید بادل اس کی خفگی بھانپ چکے تھے تبھی اس کو تپانے کے لیے اور زور و شور سے برس پڑے۔

مئیصہ تپ کر رہ گئی۔ پھر جلدی جلدی اپنی گاڑی تک پہنچ کر اس میں بیٹھنے لگی تھی کہ گاڑی کا ٹائر پھس دیکھ اس کے تن بند میں مانو ایک لمحے کے لیے آگ سی لگی تھی۔

وہ فوراً دوزانوں بیٹھی اور ٹائر کا جائزہ لینے لگی۔

"اف اللہ سارے الٹے کام آج ہی ہوں گے !"اس نے روندھی صورت بنا کر آسمان کی جانب دیکھا اور پھر ایک لمحے کے لیے چاروں اطراف نظریں گھومائیں۔

آس پاس رش نا ہونے کے برابر تھا اور اتنی بارش میں کسی مکینک کا ملنا نا ممکن تھا۔

اس کے کندھے ڈھے گئے۔وہ افسوس سے ٹائر کو دیکھنے لگی۔

بارش کی موٹی موٹی بوندھی اس کی شال کو تقریباً بھگو چکی تھی۔اس کا دماغ کام کرنا بند کر چکا تھا۔

ابھی وہ کسی کو فون کرنے کے بارے میں سوچتی کہ تبھی اچانک اس نے پاس کسی کے قدم آکر ٹھہرے۔

سیاہ چھاتا اس کے سر پر کسی سائے کی طرح شامل ہو گیا۔

بارش کی بوندوں نے اسے بھگونا بند کر دیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے نا سمجھی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لیے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تھا سیاہ چھاتے نے اس کا استقبال کیا۔

وہ چونکی۔اس کی نظریں سفید چم چماتے جو گرز پر ٹک گئی۔

جانے وہ کون تھا جس کے اور اس کے درمیان سیاہ چھاتا حائل تھا۔

وہ دھیرے سے کھڑی ہونے لگی تو سیاہ چھاتے والے کا سراپا واضح ہونے لگا۔

وہ جانا پہنچانا سراپا لگا تھا اسے وہ جیسے ابھی کچھ دیر پہلے دیکھا ہوا سے۔

اس کے کھڑے ہوتے ہی اس کی نظریں سیاہ چھاتے سے ہوتی ہوئی بارش میں بھیگتے عرشمان پر پڑی تو ایک لمحے کے لیے ساکت ہوگئی۔

عرشمان نے ایک نرم مسکراہٹ لیے اسے دیکھا۔

اس کے بھورے بالوں پر بارش کی بوندیں تیزی سے گر رہی تھیں۔اور اس کے بھورے بال ماتھے پر گیلے ہونے کے باعث چپکے ہوئے تھے۔

وہ کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بغیر برستی بارش میں بھیگ رہا تھا بس یہ سوچ کر کے وہ خود تو بھیگ سکتا تھا لیکن مئیصہ کو بھیگنے نہیں دے سکتا تھا۔

"تم۔۔۔"مئیصہ نے اپنی حیرت میں ڈوبی آنکھوں کو عرشمان پر گاڑتے ہوئے پوچھا ۔

"آپ مشکل میں تھیں اس لیے چلا آیا۔"اسے دیکھتے ہوئے اس نے بے تحاشہ نرمی سے کہا۔مئیصہ نے پلکیں پٹپٹائی۔

"تمھیں کیسے پتا چلا میں مشکل میں ہوں؟"اس نے انتہائی معصومیت سے سوال داغا۔عرشمان کے لبوں پر مسکان ابھری۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ جب جب مشکل میں ہوں گی مجھے اپنے ساتھ پائیں گی مئیصہ۔" عرشمان کے اسے جواب کی مئیصہ نے ابھی توقع نہ کی تھی اس لیے حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

عرشمان نے سیاہ چھاتا مئیصہ کی طرف بڑھایا تو مئیصہ نے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے تھام لیا۔

عرشمان نفی میں سر ہلاتے ہوئے نیچے جھکا اور ٹائر کا جائزہ لینے لگا۔

کچھ لمحے ایسے ہی بیت گئے۔ کچھ دیر بعد وہ کھڑا ہوا تو اب اس کی نیلے رنگ کی ہوڈی بری طرح بارش میں بھیگ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گاڑی کا ٹائر پنچر ہے میں دیکھتا ہو کیا پتا پاس میں ہی کہی مکینک مل جائے!"اس نے ارد گرد نظریں ڈورا کر مئیصہ کو دیکھا تو ٹھہر گیا وہ اسے ہی غور سے دیکھ رہی تھی

۔

اس کی دونوں بھنویں اوپر کو ہو کر نیچے ہوئی۔

"تم پورے بھیگ چکے ہو اس چھاتے کی ضرورت مجھ سے زیادہ تمھیں تھی پھر مجھے کیوں دیا؟"اس نے کچھ الجھ کر اسے دیکھا۔عرشمان کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا۔

"کیونکہ میں اس سخت سردی کی برستی بارش میں خود تو بنا چھاتے کے کھڑا ہو سکتا ہوں لیکن آپ کو بارش میں بنا چھاتے کے کھڑا دیکھنا میری غیرت کو گوارا نہیں ۔"اس کے جواب پر مئیصہ لاجواب ہوتے ہوئے کچھ لمحے کے لیے چپ گئی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن اب آپ اگر اتنا اثرار کر ہی رہی ہیں تو یہ ایک چھاتا ہم دو لوگ تو استعمال کر ہی سکتے ہیں ہے نا!" کہتے ہوئے وہ دھیرے سے ایک قدم آگے ہوا تو سیاہ چھاتے کا سایا اس پر لہرایا۔

بارش کی بوندوں نے اسے بھگونا بند کر دیا۔

وہ دونوں چند قدم کے فاصلے پر ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"میرے خیال سے فلحال تمھیں چپ ہو جانا چاہیے تاکہ میں اس مصلے کا کچھ حل سوچ سکوں ۔"مئیصہ نے سنجیدگی سے کہا۔اس کی باتیں اسے کنفیوز کر رہی تھیں ۔

"آپ کیوں فکر کر رہی ہیں، حل نکالنا میرا کام ہے کیونکہ آپ کے مصلے اب میرے بھی مصلے ہیں۔" اس کے بے اختیار کہنے پر مئیصہ نے دونوں آبرو آچکا کر حیرت سے اسے دیکھا۔ عرشمان اسے نظر انداز کیے سڑک پر نظریں گھومار ہا تھا۔

"میرا خیال ہے آپ گاڑی کو ابھی یہی رہنے دیں اور ابھی میرے ساتھ چلیں میری گاڑی میں، میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں باقی گاڑی کل صبح تک آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔" اس نے اپنی طرف سے ایک حل پیش کیا۔ مئیصہ کچھ دیر تک خاموش رہی لیکن اسے اس وقت عرشمان کی گاڑی میں جانا ہی بہتر لگا اس لیے سر ہلا گئی۔

"پھر چلیں وہ کھڑی میری گاڑی۔" اس نے دور سڑک پر اشارہ کیا پھر اس کے سامنے سے ایک طرف ہو گیا۔

"آفٹر یو میم!"اس نے ہاتھ پھیلا کر اسے چلنے کا اشارہ کیا۔

مئیصہ سر جھٹکتی ہوئی آگے بڑھی ساتھ عرشان بھی اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

سیاہ چھاتے کا سایا دونوں پر اب تک برقرار تھا۔

کچھ دور جا کر عرشان نے آگے بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ کی برابر والی سیٹ کا دروازہ کھولا۔مئیصہ نے رک کر اسے دیکھا پھر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

اس کے بیٹھتے ہی عرشان نے چھاتا بند کر کے گاڑی کے اندر رکھا پھر گھومتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ تک چلا آیا۔

پھر اگلے ہی پل دیکھتے ہی دیکھتے ان کی گاڑی اس سڑک سے اوجھل ہوتی رہی۔

لیکن بارش کی بوندیں یونہی مسلسل برستی رہی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com